513

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ، رحیم یار خان 2014

(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 منظور کیا جائے۔

(بی) صحت پر عام بحث

515

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

سوموار، 26۔ مئی 2014

(یوم الاثنین، 26۔ رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِO

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ

هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

سُوۡرَۃُ بنیٓ اسرآئیل آیت 1

وہ (ذات) پاک ہے جو ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں لے گیا تاکہ ہم اسے اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں۔ بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (1)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں شاد شاد رہوں گا اگر دمِ آخر
زباں پہ جاری محمدؐ کا نام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں اِک بار سوئے بطحا کو
بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے
حضورؐ آپ جو سُن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ محنت وانسانی وسائل اور سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پچھلے دنوں ہمارے وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات یہاں پر تشریف لائے اور سیر حاصل بحث ہوئی جس میں شراب اور اس کی فروخت کے متعلق بات چیت ہوئی تھی۔ میں اس ایوان میں آج یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! نہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ایک بات سُن لیں کہ دین مسیحیت اور دین اسلام شراب نوشی اور اس کی فروخت پر پابندی عائد کرتا ہے اور اس کو حرام بھی قرار دیتا ہے۔ میں آج اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معززین سے آپ کے توسط سے اپیل کروں گا کہ یہ جو الزام غیر مسلموں پر لگا ہوا ہے کہ ان کو permit issue کیا جاتا ہے، یہ شراب پیتے اور فروخت کرتے ہیں جبکہ ادیان میں اس کی ممانعت ہے اور اس کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! بہت شکریہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اس کے لائسنس اور permit پر پابندی عائد کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! جس دن منسٹر صاحب آئیں گے تو وہ اس کا جواب دیں گے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! اس کو قرارداد کا حصہ بنا دیا جائے اور اس پر ووٹنگ کروا لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منشی صاحب! آپ اس کو قرارداد کی شکل میں لے کر آئیں پھر ہم اس پر بات کر لیں گے۔ جی، فیضان خالد ورک صاحب!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں Question Hour کے بعد آپ کی بات سنتے ہیں۔ فیضان خالد ورک صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! .On his behalf

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ آج کے دن نبی پاکؐ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بلایا تھا چونکہ وہ اشرف الانبیاء ہیں تو میں سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب On his behalf ہیں۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 606 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب فیضان خالد ورک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے بنائی گئی لیبر کالونیوں کی تفصیلات

*606: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ لیبر کالونیوں کی تعداد کیا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مذکورہ کالونیاں کب تعمیر کی گئیں، ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال 2008 سے آج تک کتنی کالونیاں بنائی گئیں اور ان پر کتنی لاگت آئی، تفصیل الگ الگ کالونی وار فراہم کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے مزدوروں کو رہائشی سہولیات فراہم کرنے کے لئے 29 لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	کالونی کا نام	کہاں واقع ہے / تحصیل و ضلع
01	مدینہ لیبر کالونی گجرات	بھمبر روڈ گجرات
02	کلیم شہید لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 124 / ج ب، نڑوالا روڈ فیصل آباد
03	حسین شہید سہروردی لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 241 / آر بی جھنگ روڈ فیصل آباد
04	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 207 شیخوپورہ روڈ، حاجی آباد، فیصل آباد
05	محمد بن قاسم لیبر کالونی، فیصل آباد	چک نمبر 194 آر، بی شیخوپورہ روڈ، فیصل آباد
06	ٹیپو سلطان لیبر کالونی فیصل آباد	چک نمبر 76 آر بی، رسول پورہ کھرڑیانوالہ جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد
07	راجہ غضنفر علی خان، لیبر کالونی فیصل آباد	چک نمبر 228 آر ٹی بی، مکوآنہ فیصل آباد
08	آئی آئی چندریگر لیبر کالونی فیصل آباد	جڑانوالہ روڈ، نزد حسین شوگر ملز جڑانوالہ فیصل آباد
09	512 ملٹی سٹوری فلیٹس فیصل آباد	جڑانوالہ روڈ، فیصل آباد
10	علامہ اقبال لیبر کالونی، سیالکوٹ	پسرور روڈ نزد گلشن اقبال پارک سیالکوٹ
11	272 ملٹی سٹوری فلیٹس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
12	نشتر لیبر کالونی لاہور	فیروزپور روڈ، نزد گلیکسو فیکٹری، لاہور
13	گلشن لیبر کالونی، گوجرانوالہ	نزد کمشنر، انکم ٹیکس آفس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
14	لیبر کالونی، رحیم یار خان	نزد گلشن عثمان سکیم، رحیم یار خان
15	شیر بنگال لیبر کالونی فیز I، تحصیل شیخوپورہ	راناٹاؤن، جی ٹی روڈ شیخوپورہ
16	شیر بنگال لیبر کالونی فیز II، تحصیل شیخوپورہ	راناٹاؤن، جی ٹی روڈ، شیخوپورہ
17	لیبر کالونی کالا شاہ کاکو ڈسٹرکٹ شیخوپورہ	جی ٹی روڈ بالمقابل راوی ریان فیکٹری ضلع شیخوپورہ
18	ساہوکی ملیاں لیبر کالونی شیخوپورہ	نزد جوئیاں والہ موڑ، شیخوپورہ
19	قاسم پور لیبر کالونی، ملتان	بہاولپور روڈ نزد بائی پاس، ملتان
20	لیبر کالونی، جہلم	جہلم
21	ورکرز سٹی میاں چنوں	نزد دربار میاں چنوں
22	گلبہار لیبر کالونی، بورے والا	متصل بوریوالا ٹیکسٹائل ملز تحصیل بورے والا
23	لیبر کالونی، ساہیوال	نزد طارق بن زیاد کالونی ساہیوال
24	گلگشت لیبر کالونی، ساہیوال	طالب والہ روڈ، سرگودھا
25	لیبر کالونی، ٹوبہ ٹیک سنگھ	اکال والا روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ
26	لیبر کالونی کمالیہ	ڈولڑی شریف روڈ چک نمبر 709 گ ب کمالیہ
27	لیبر کالونی جھنگ	چنیوٹ روڈ، جھنگ
28	لیبر کالونی ڈیفنس روڈ، لاہور	ڈیفنس روڈ، رائیونڈ روڈ نزد بھوبتیاں چوک کامسیٹس انسٹیٹیوٹ، لاہور
29	لیبر کالونی مظفر گڑھ	ڈی جی خان روڈ، مظفر گڑھ

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ لیبر کالونیوں کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کالونی کا نام	تعمیراتی کام شروع ہونے کی تاریخ
	ضلع گجرات	
01	مدینہ لیبر کالونی گجرات	1999
	ضلع فیصل آباد	
02	کلیم شہید لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
03	حسین شہید سہروردی لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
04	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
05	محمد بن قاسم لیبر کالونی، فیصل آباد	1987
06	ٹیپو سلطان لیبر کالونی فیصل آباد	1992
07	راجہ غضنفر علی خان، لیبر کالونی فیصل آباد	1975
08	آئی آئی چندریگر لیبر کالونی فیصل آباد	1987
09	512 ملٹی سٹوری فلیٹس فیصل آباد	1976
	ضلع سیالکوٹ	
10	علامہ اقبال لیبر کالونی، سیالکوٹ	2002
	ضلع لاہور	
11	272 ملٹی سٹوری فلیٹس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	1997
12	نشتر لیبر کالونی لاہور	1987
13	لیبر کالونی ڈیفنس روڈ، لاہور	2009
	ضلع گوجرانوالہ	
14	گلشن لیبر کالونی، گوجرانوالہ	1977
	ضلع رحیم یار خان	
15	لیبر کالونی، رحیم یار خان	2002
	ضلع شیخوپورہ	
16	شیر بنگال لیبر کالونی فیز I، تحصیل شیخوپورہ	2000
17	شیر بنگال لیبر کالونی فیز II، تحصیل شیخوپورہ	2002
18	لیبر کالونی کالا شاہ کاکو ڈسٹرکٹ شیخوپورہ	1988
19	ساہو کی ملیاں لیبر کالونی شیخوپورہ	1977
	ضلع ملتان	
20	قاسم پور لیبر کالونی، ملتان	1987
	ضلع جہلم	
21	لیبر کالونی، جہلم	1991

ضلع خانیوال

22	ورکرز سٹی میاں چنوں	2004

ضلع وہاڑی

23	گلبہار لیبر کالونی، بورے والا	1987

ضلع ساہیوال

24	لیبر کالونی، ساہیوال	1992

ضلع سرگودھا

25	گلگشت لیبر کالونی، سرگودھا	1992

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

26	لیبر کالونی، ٹوبہ ٹیک سنگھ	1988
27	لیبر کالونی کمالیہ	1987

ضلع جھنگ

28	لیبر کالونی جھنگ	1987

ضلع مظفر گڑھ

29	لیبر کالونی مظفر گڑھ	2008

(ج) سال 2008 سے آج تک دو لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1) لیبر کالونی ڈیفنس روڈ، لاہور جس کی منظور شدہ لاگت 2,177.200 ملین روپے ہے۔

2) لیبر کالونی مظفر گڑھ، جس کی منظور شدہ لاگت 407.089 ملین روپے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے محض یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی کی دعوت پر ان کی حلف برداری کی تقریب میں گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! نہیں۔ اگر کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں سوال ہی کرتا ہوں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ ڈاکٹر صاحب! کیا آپ بات نہیں کرنا چاہتے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نواز شریف صاحب نے ان کو دعوت دی لیکن وہ نہیں آئے۔ پوری قوم یہ سمجھتی ہے کہ میاں صاحب کو یہ بات وہاں کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر تقریر نہ کریں۔ یہ آپ بالکل غلط بات کر رہے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! ضمنی سوال کریں مگر یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے کوئی 29 کے قریب لیبر کالونیز گنوائی ہیں۔ بہت سارے districts کے اندر لیبر کالونیز نہیں ہیں۔ مجھے یہ سوال پوچھنا ہے کہ گورنمنٹ کا لیبر کالونیز بنانے کا کیا criteria ہے اور کیا بہاولپور میں بھی کوئی لیبر کالونی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! لیبر کالونیز بنانے کا ایک criteria موجود ہے کہ اُس علاقے میں کتنے ورکرز موجود ہیں اور ہر district میں لیبر کالونیز نہیں ہیں۔ لیبر کالونیز جہاں بھی بنائی گئی ہیں پہلے ان کا طریق کار کچھ اور تھا جس کی وجہ سے وہ لیبر کالونیز successful بھی نہیں ہوئیں۔ پہلے لیبر کالونیز کرائے پر اور lease پر دی جاتی تھیں مگر 2012 سے ان کا طریق کار بدلا گیا یعنی اس کو amend کیا گیا اور اب جو فلیٹس بنائے جا رہے ہیں وہ فلیٹس مالکانہ حقوق پر مفت قرعہ اندازی کے ذریعے دیئے جا رہے ہیں۔ اگر میرے معزز ممبر یہ سمجھتے ہیں کہ جہاں ورکرز کی اتنی تعداد موجود ہے لیکن اس کا feasible ہونا ضروری ہے۔ اگر وہاں پر اتنے ورکرز رجسٹرڈ ہوں گے جو کہ required ہیں تو وہاں پر انشاء اللہ لیبر کالونی بنائی جا سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بہاولپور میں کوئی لیبر کالونی بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ہم دیکھیں گے اگر وہاں پر requirements پوری ہیں تو میں ان سے بیٹھ کر بات کر لوں گا اور میں ضرور اس کو support بھی کروں گا اور اُدھر انشاء اللہ لیبر کالونی بنائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ لیبر کالونی بنانے کے لئے گورنمنٹ کیا criteria رکھتی ہے؟ criteria کی تفصیل ذرا بتائیں کہ اِس ضلع میں آپ بناتے ہیں اور اس ضلع میں نہیں بناتے ہیں۔ What is the criteria?

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ ورکرز کی تعداد پر depend کرتا ہے۔ وہاں پر کتنی فیکٹریاں ہیں؟ اگر اس کا breakdown آپ کو چاہئے تو وہ میں سارا آپ کو دے دوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دیکھیں میرا ضمنی سوال بالکل جائز ہے۔ Criteria کیا ہے وہ ہم کو معلوم ہونا چاہئے تاکہ اس کے مطابق ہم اپنی بات کر سکیں؟ criteria کی تفصیل اگر منسٹر صاحب کے پاس نہیں ہے تو میں درخواست کروں گا کہ یہ مجھے بعد میں دے دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اگر ورکرز کی تعداد ten thousand یا ten thousand plus ہو تو پھر وہاں پر Housing Colony بنائی جا سکتی ہے کیونکہ وہ feasible ہوتی ہے اور ان ورکرز کے پیسے سے ہی ان کالونیز کو develop کیا جا سکتا ہے تو lately ہم نے کچھ اضلاع میں کالونیز develop کی ہیں، کئی ایسے اضلاع ہیں اور فیصل آباد میں کئی ایسی کالونیز ہیں جو abandoned پڑی ہوئی ہیں میں نے ان کا دورہ کیا ہے اور ان کالونیز کے بارے میں، میں نے یہ بھی آرڈر کیا ہے کہ ان کو reactivate اور functional کیا جائے اس حوالے سے بات بھی چل رہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ next financial year 2015 میں گورنمنٹ کتنے اضلاع میں نئی لیبر کالونیز بنانے کا منصوبہ رکھتی ہے ذرا یہ بتا دیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس وقت نشتر لیبر کالونی بُورے والا کو extend کیا جا رہا ہے، گلبہار کالونی بُورے والا کے 203 پلاٹس کو واپس develop کیا جا رہا ہے اور ڈیفنس روڈ پر اس سال ہماری کالونی functional ہوئی ہے اس کی ابھی اسی سال میں allotment ہوئی ہے۔ انشاء اللہ ہم دوسری کالونیز بھی بنائیں گے، 2008 پلاٹس نشتر لیبر کالونی لاہور میں بھی بنائے جا رہے ہیں اور بھی کافی علاقوں سے feasibilities آ رہی ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! چونکہ یہ سوال Workers Welfare Board اور لیبر کالونیوں و انسانی وسائل کے متعلق ہے۔ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ پنجاب بھر میں بھٹہ مزدور بھی اس category میں آتا ہے۔ بھٹہ مالکان نے اپنی رجسٹریشن کروائی ہے، بھٹہ مزدوروں کی کرواتے ہیں اور نہ ہی بھٹہ مزدور کسی قسم کی social security سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! سوال کیا ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیا وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ بھٹہ مزدوروں کے لئے بھی کوئی لیبر کالونی بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ بھٹہ مزدور بھٹہ مالکان کے استحصال سے بچ سکیں اور اُن کو چھت میسر آسکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! بھٹہ مزدوروں کے حوالے سے لوگوں کو بڑی تشویش ہے اور آپ کو سن کر خوشی ہو گی کہ ابھی ابھی elimination of bounded and worst kind of child labour کے حوالے سے چیف منسٹر پنجاب نے 5.5 بلین روپے کا ایک پراجیکٹ approve کیا ہے جس میں ان بھٹہ مزدوروں اور ان کے بچوں کی جو exploitation ہوتی ہے اس کے حوالے سے eradicate کرنے کے لئے انشاء اللہ پورا کام ہو گا۔ دوسرا میں ان کی بات کے حوالے سے بتا دوں کہ کسی بھی مزدور کا رجسٹرڈ ہونا انتہائی ضروری ہے تاکہ وہ ساری facilities سے مستفید ہو سکے۔ جو ادارے رجسٹرڈ نہیں تھے یا جو مزدور عرصہ دراز سے کام کر رہے تھے لیکن وہ رجسٹرڈ نہیں تھے اُن کے پاس ہمارے انسپکٹر جاتے تھے تو وہ انہیں کہہ دیتے تھے کہ تیری فیکٹری دس سال سے بنی ہوئی ہے لہذا تم دس سال کے پیسے دو۔ میں نے ایک amnesty announce کی ہے اور کہا ہے کہ جو بھی بھٹہ یا فیصل آباد میں looms کے مالکان ہیں ان سب سے کہیں کہ رجسٹریشن کروائیں اور کوئی انسپکٹر اُن سے پچھلے سالوں کا نہیں پوچھے گا۔ اسی طرح مزدوروں کے حوالے سے بھی انہیں رجسٹر کریں لیکن ان سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کب سے کام کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس سے بہتر results سامنے آئیں گے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: غوری صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ پہلے ہی تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اپوزیشن بنچوں کو بھی مہربانی کر کے ٹائم دیا کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: زیادہ سوال اپوزیشن بنچوں سے ہی ہیں۔ جی، سردار صاحب! آپ آخری ضمنی سوال کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ابھی میں نے جو لسٹ لیبر کالونیز کی دیکھی ہے میرے خیال میں اخباروں، الیکٹرانک میڈیا اور مختلف جگہوں پر جنوبی پنجاب کا نام لیا جاتا ہے مگر مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس لسٹ میں جنوبی پنجاب کے صرف دو اضلاع میں لیبر کالونیاں ہیں۔ کیا معزز منسٹر صاحب بتائیں گے کہ وہ جنوبی پنجاب کے اٹھارہ اضلاع لیہ، بھکر، میانوالی، خوشاب یا راجن پور وغیرہ میں لیبر کالونیاں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور اب پھر on the cost of repetition یہ گزارش کر رہا ہوں کہ لیبر کالونی بنانے کے لئے ایک required number of workers ہونا ضروری ہے۔ اگر required number of workers موجود ہیں تو وہاں لیبر کالونی by rules بن سکتی ہے۔ This is not just a regular labour colony کہ گورنمنٹ announce کرے اور جا کر لیبر کالونی بنا دے۔ یہ number of workers کے ساتھ link ہے لہذا میری آپ سے جنوبی پنجاب کے حوالے سے یہ گزارش ہو گی کہ جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ required number of workers موجود ہیں تو مجھے بتائیں میں اس پر immediately ایک ٹیم بھیجوں گا جو وہاں پر موقع دیکھے گی، وہاں جو land acquire کرنی ہے وہ بھی کرے گی اور انشاء اللہ آپ کو لیبر کالونی بنا کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 768 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں اجتماعی شادیوں کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*768: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں خصوصاً دیہات میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا محکمہ بھی اس کار خیر میں مالی تعاون کرتا ہے اگر ہاں تو کتنا نیز ان اجتماعی شادیوں کا طریق کار کیا ہے، اس سلسلہ میں غریب سائل کہاں رابطہ کرے، تفصیل بتائیں؟

(ج) محکمہ کے پاس 2011 اور 2012 میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور چھان بین کے بعد کتنی اجتماعی شادیوں کا انتظام کیا گیا، تفصیل بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) جی ہاں! حکومت غیر سرکاری رفاہی اداروں کے ساتھ مل کر اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) محکمہ اس سلسلہ میں وہ غیر سرکاری رفاہی انجمنیں جو کہ کم از کم دس اور زیادہ سے زیادہ پچاس شادیاں کروانے کا ارادہ رکھتی ہوں وہ پنجاب بیت المال کونسل سے رجوع کریں گی تو ان کی پچاس ہزار فی جوڑا مالی امداد کی جا سکتی ہے لیکن اس کا انحصار دستیاب فنڈز پر ہے۔

(ج) چونکہ یہ فیصلہ پنجاب بیت المال کونسل کے اجلاس منعقدہ مورخہ 2014-05-05 میں کیا گیا ہے لہذا گزشتہ سالوں اس سلسلے میں کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے حوالے سے جواب دیا گیا ہے کہ "جی ہاں حکومت غیر سرکاری رفاہی اداروں کے ساتھ مل کر اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔" میرا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ این جی اوز یا غیر سرکاری رفاہی ادارے already یہ کام کر رہے ہیں تو ان کا کیا criteria ہے kindly اس بارے میں بتائیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اجتماعی شادیوں کے حوالے سے گورنمنٹ نے پالیسی یہ بنائی ہے کہ غیر سرکاری اداروں سے مل کر apply کریں گے اور ابھی اس 5۔ مئی کو ہی فیصلہ ہوا ہے۔ ابھی تک ہمیں اس بارے میں کوئی application بھی موصول نہیں ہوئی تو انشاء اللہ جب ہمیں اس بارے کوئی application موصول ہو گی تو procedure کے مطابق کام چلایا جائے گا۔ میں ان کے پہلے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے کہا کہ کتنی شادیاں ہونی چاہئیں تو دس سے لے کر پچاس تک اکٹھی شادیاں ہوں گی اور

گورنمنٹ ان این جی اوز کو فی جوڑا پچاس ہزار روپے دے گی جس کا check and balance بھی اسی طریق کار سے ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اگر جواب دے رہے ہوں تو کیا پارلیمانی سیکرٹری اُن کی جگہ پر جواب دے سکتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ دوسرا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ آج دو ڈیپارٹمنٹ کے اکٹھے سوالات ہیں۔ یہ لیبر کے حوالے سے نہیں بلکہ محکمہ بیت المال کے متعلق سوال کر رہی ہیں۔ جی، محترمہ! آپ سوال کریں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے ابھی جو جواب دیا گیا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ پچاس ہزار روپے فی جوڑا دیا جائے گا تو آج مہنگائی کے دَور میں یہ پچاس ہزار روپے کی رقم کچھ بھی نہیں ہے جسے آپ بھی سمجھتے ہیں اور میں بھی سمجھتی ہوں۔ Kindly اس کو تھوڑا مزید elaborate کر دیں کہ یہ پچاس ہزار روپے رقم دیں گے یا چیزیں خرید کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! جس طرح ہم میرج گرانٹ 35 ہزار روپے دے سکتے ہیں اسی طرح وہ این جی اوز جو ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں اور اپنا سالانہ آڈٹ پیش کرتی ہیں۔ انشاء اللہ اس میں بھی check and balance ہو گا جبکہ cash کی صورت میں یہ amount دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں پھر دونوں سوال ایک ہی دفعہ کر لیتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کر لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں بتایا ہے کہ "محکمہ اس سلسلہ میں وہ غیر سرکاری رفاہی انجمنیں جو کہ کم از کم دس اور زیادہ سے زیادہ پچاس شادیاں کروانے کا ارادہ رکھتی ہوں وہ پنجاب بیت المال کونسل سے رجوع کریں گی تو ان کی پچاس ہزار فی جوڑا مالی امداد کی جا سکتی ہے لیکن اس کا انحصار دستیاب فنڈز پر ہے۔" اسی طرح جز (ج) میں یہ فرماتے ہیں کہ "چونکہ یہ فیصلہ پنجاب بیت المال کونسل کے اجلاس منعقدہ مورخہ 2014-05-05 میں کیا گیا ہے لہذا گزشتہ سالوں میں اس سلسلے میں کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔" مجھے یہ جواب دے دیا جائے کہ دستیاب فنڈز کتنے ہیں

نیز جز (ج) کے حوالے سے بھی جواب دے دیں کہ جس طرح یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا ابھی فیصلہ ہوا ہے تو ڈی سی او آفس یا سوشل ویلفیئر کے دفتر میں کس طرح سے اس کو مشتہر کریں گے اور لوگوں کو کس طرح پتا چلے گا کہ انہوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تاکہ لوگ پھر اس حساب سے اپنی درخواستیں دینا شروع کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! انہوں نے جس طرح فرمایا کہ لوگوں کو کس طرح پتا لگے گا تو میرا خیال ہے کہ ہم پورے پنجاب سے یہاں بیٹھے ہیں تو سب کو ہی پتا چل جانا چاہئے کہ ہم نے ایوان میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہم نے پچاس ہزار روپے کیسے دینے ہیں اور فنڈز کتنے ہوں گے، بالفرض بیت المال کی جتنی گرانٹ ہو گی یعنی اگر دس کروڑ روپے کی گرانٹ ہے تو بیس فیصد equal to districts دیئے جاتے ہیں جبکہ باقی آبادی کے تناسب سے دیئے جاتے ہیں۔ جب فنڈز ہوں گے تو انشاء اللہ لوگوں کو دیئے بھی جائیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! مجھے سیدھا سیدھا جواب دیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور لوگوں کو ضرور پتا چل جائے گا مگر میں نے پوچھا ہے کہ یہ سوشل ویلفیئر کے آفس میں کس طرح سے اسے مشتہر کریں گے kindly اس کا مجھے جواب دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے already بتا دیا ہے کہ این جی اوز بھی ان کے پاس رجسٹرڈ ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں تو ان سے طریقہ پوچھ رہی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: طریقہ تو انہوں نے بتا دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ repeat کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! طریقہ صرف یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تو تمام لوگوں کو اطلاع ہو گئی ہے۔ لوگوں کو اطلاع کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے یا سوشل ویلفیئر کے آفس کے ذریعے دیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کی بات کا جواب دیں۔ محترمہ! کیا آپ خاموش ہو کر نہیں بیٹھ سکتیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! طریق کار یہی ہے کہ جو این جی او application دے گی کہ ہم نے اتنی شادیاں کروانی ہیں تو ہر ضلع میں ہمارا ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر ہے جس کے پاس وہ درخواست جائے گی پھر وہ بیت المال کمیٹی اُس کی جانچ پڑتال کرے گی کہ واقعی یہ این جی او صحیح لوگوں کو دے رہی ہے۔ یہ نہیں ہو گا کہ وہ این جی او چاہے جس کو مرضی دے دے۔ انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا بلکہ اس کو check کیا جائے گا اور جو لوگ مستحق ہوں گے اُن کو یہ رقم دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1126 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سوشل سکیورٹی کے ہسپتالوں میں جدید آلات و دیگر تفصیلات

*1126: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب کے مختلف سوشل سکیورٹی ہسپتالوں میں کس قسم کے جدید آلات نصب کئے گئے ہیں، مثلاً ایم آر آئی اور ڈیجیٹل ایکسرے مشینیں وغیرہ؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال مختلف اقسام کی لیبارٹری سہولیات سے لیس ہیں؟

(ج) کیا مریضوں کو اپنے ٹیسٹ مقامی پرائیویٹ لیبارٹریوں اور کلینکوں سے کرانے کا کہا جاتا ہے، تفصیل سے معزز ایوان کو مطلع کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام 13 بڑے سوشل سکیورٹی ہسپتال پنجاب بھر میں تحفظ یافتہ مریض کارکنان کو علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ مذکورہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی غرض سے آنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو بیماریوں کی تشخیص کے لئے جدید طبی آلات و مشینری کی سہولیات مہیا ہیں۔ ادارہ سماجی تحفظ کے تمام ہسپتال جدید طبی آلات و مشینری سے لیس ہیں۔ ہر ہسپتال میں نصب جدید آلات و مشینری کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! ادارہ ہذا کے زیر انتظام قائم مذکورہ بالا ہسپتالوں میں موجود لیبارٹریوں میں بیماریوں کی تشخیص کے لئے آنے والے مریضوں کو ہر قسم کی لیبارٹری سہولیات میسر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	لیبارٹری سہولیات
1	بلڈ کیمسٹری
2	ہیماٹالوجی
3	ہسٹوپتھالوجی
4	سیرالوجی
5	کلینکل پتھالوجی
6	مائیکروبائیولوجی

جبکہ نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں تشخیصی نیوکلیئر سکین کی سہولت بھی میسر ہے۔

(ج) ادارہ ہذا کے قائم کردہ تمام ہسپتالوں میں کسی بھی مریض کو ٹیسٹوں کے لئے پرائیویٹ لیبارٹری اور کلینک میں نہیں بھیجا جاتا تاہم اگر کسی تجویز کردہ ٹیسٹ کی سہولت ہسپتال ہذا میں میسر نہیں ہے تو وہ ٹیسٹ ہسپتال اپنے اخراجات پر معاہدہ کردہ لیبارٹریوں سے کرواتا ہے۔ مزید برآں، اگر ماہرین ڈاکٹرز کوئی خاص قسم کا ٹیسٹ تجویز کرتے ہیں تو وہ ہسپتال ہذا کے میڈیکل بورڈ کے ذریعے متعلقہ لیبارٹریوں کو بھیج دیا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ اگر specialized ڈاکٹر کوئی خاص قسم کا ٹیسٹ recommend کرتے ہیں جس کی سہولت ہسپتال میں موجود نہیں تو میڈیکل بورڈ کو کہا جاتا ہے اور پھر میڈیکل بورڈ کے ذریعے لیبارٹری کو بھیج دیا جاتا ہے تو اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہر ہسپتال کا الگ الگ میڈیکل بورڈ قائم ہے اور کیا بورڈ کی میٹنگ ماہانہ ہوتی ہے یا ہفتہ وار، اگر ہفتہ وار ہوتی ہے تو اس ٹیسٹ کی تاخیر کی وجہ سے مریض کو جو تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے یا بیماری کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ دم توڑ دیتا ہے تو یہ کس کی ذمہ داری ہے یا ایمرجنسی میں مریضوں کے لئے کوئی ایمرجنسی alternative plan ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!ایک تو majority of the tests مقامی ہسپتالوں میں ہو جاتے ہیں۔

(اذانِ عصر)

وزیر محنت و انسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور):جناب سپیکر!جیسے میں گزارش کر رہا تھا کہ majority of the tests ہمارے ہسپتالوں میں ہی ہو جاتے ہیں کیونکہ وہاں پر ہماری لیبارٹریاں ہیں مگر کینسر اور ہارمون کے ٹیسٹ جو کہ expensive tests ہیں انہیں ہم باہر بھیجتے ہیں، ہسپتالوں میں سرکاری یا غیر سرکاری طور پر جتنا خرچ ہو جاتا ہے وہ سوشل سکیورٹی ہسپتال اٹھاتا ہے۔ She is right about the Board مگر اس حد تک کہ جو ریگولر ٹیسٹ آتے ہیں اس پر بورڈ کے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے مگر بورڈ اس وقت بیٹھتا ہے جب ہم کسی مزدور یا ورکر مریض کو علاج کے لئے باہر بھیجیں مثلاً بون میرو اور لیور ٹرانسپلانٹ کے لئے یقیناً بورڈ بیٹھتا ہے لیکن ہر ہسپتال کا اپنا بورڈ ہے اور یہ کوئی اتنا لمبا process نہیں ہے بلکہ اسے immediately بٹھا کر ایمرجنسی میں expedite ہو جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!میرے سوال کا نمبر 1167 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم:گھر سے بھاگے گمشدہ بچوں کی بازیابی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*1167: محترمہ راحیلہ انور:کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود لاوارث، گھر سے بھاگے ہوئے گم شدہ بچوں اور بچیوں کی بازیابی کے لئے کیا خدمات سرانجام دے رہا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) 2010 تا 2013 ضلع جہلم میں کتنے لاوارث گھر سے بھاگے ہوئے گم شدہ بچوں اور بچیوں کو بازیاب کرایا گیا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت لاوارث اور گھر سے بھاگے ہوئے گمشدہ بچوں اور بچیوں کی بازیابی کے لئے نگہبان کے نام سے آٹھ ادارے ڈویژن کی سطح پر چلائے جا رہے ہیں۔

1۔	لاہور	2۔	گوجرانوالہ
3۔	راولپنڈی	4۔	فیصل آباد
5۔	سرگودھا	6۔	ملتان
7۔	بہاولپور	8۔	ڈیرہ غازی خان

ان اداروں کی دو سال کی خدمات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 2010 سے اگست 2013 تک ضلع جہلم کا ایک بچہ نگہبان راولپنڈی کے ذریعے بازیاب کروایا گیا اور جہلم میں والدین کے حوالے کیا گیا جس کا نام اور پتا درج ذیل ہے۔ نواب احمد ولد شفیق احمد مشین محلہ جہلم۔

محترمہ راحیلہ انور: اس سوال کے جز (الف) میں ہے کہ "محکمہ سماجی بہبود لاوارث اور گھر سے بھاگے ہوئے گمشدہ بچوں اور بچیوں کی بازیابی کے لئے نگہبان کے نام سے آٹھ ادارے ڈویژن کی سطح پر چلا رہا ہے"۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان کے ادارے کا ضلع کی سطح پر بھی ایسا کوئی پروگرام چلانے یا کوئی ادارہ بنانے کا ارادہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! تمام ڈویژنوں میں یہ ادارے قائم ہوئے ہیں۔ ابھی ہم نے شیخوپورہ، مریدکے اور شاہ پور سرگودھا کی تین تحصیلوں میں یہ ادارے قائم کئے ہیں اور انشاء اللہ اسے ہم ضلع کی سطح پر لے کر آئیں گے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کیا انہوں نے ان اداروں کے قیام کے لئے بجٹ میں کوئی پیسے رکھے ہیں اور اس سوال کے جز (ب) میں جواب ہے کہ "2010 سے اگست 2013 تک ضلع جہلم کا ایک بچہ نگہبان راولپنڈی کے ذریعے بازیاب کروایا گیا ہے اور جہلم میں والدین کے حوالے کیا گیا جس کا آگے نام لکھا ہوا ہے"۔ سب سے پہلے تو میں انہیں مبارکباد دوں گی کہ جہلم کے اتنے بچے گم ہوتے ہیں اور ان میں سے صرف ایک بچہ ڈھونڈ کر انہوں نے ہمیں دیا جس پر ان کا شکریہ۔ ساتھ ہی مجھے یہ بھی بتا دیں کہ بچے بازیاب کروانے کا کیا criteria ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پہلے تو فنڈز کے حوالے سے بتائیں کہ جو ضلع کی سطح پر رکھے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ فنڈز رکھے ہیں تو اس پر سارا کام ہو رہا ہے وگرنہ تو نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ شکر ہے کہ جہلم میں ایک ہی بچہ برآمد ہوا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ بچے گم نہیں ہو رہے کیونکہ ہماری حکومت کی اتنی اچھی گرفت ہے بقول ان کے کہ وہاں پر ایک ہی بچہ برآمد ہوا ہے۔ میں اس حوالے سے واضح کرنا چاہتا ہوں آپ سمجھتے ہوں گے کہ محکمہ کام نہیں کر رہا لیکن اس کے parallel ہوم ڈیپارٹمنٹ کے تحت چائلڈ پروٹیکشن بیورو کام کر رہا ہے۔ جہاں پر کچھ problems آ رہی تھیں کہ اس محکمہ کو include کر دیں تو وہ سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھجوا دی ہے جس کی منظوری ہونے کے بعد اس کا کام مزید بہتر ہو جائے گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی کہا ہے کہ بجٹ میں فنڈز رکھے گئے ہیں تو مہربانی کر کے اگر یہ مجھے figures بتا دیں تو میں ان کی بڑی شکر گزار ہوں گی اور دوسرا انہوں نے ابھی کہا کہ واقعی ہم بڑے خوش نصیب ہیں کہ ہمارا ایک ہی بچہ بازیاب ہوا، بات یہ ہے کہ ضلع کے مقامی اخبار بھرے ہوتے ہیں کہ روز کوئی نہ کوئی بچہ گم ہوا ہوتا ہے۔ اگر ہم یہاں پر point scoring نہ کریں اور facts میں جائیں تو وہ زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ایسی کوئی بات ہے تو بتائیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے پوچھا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو میں انہیں اخباروں کے تراشے لا کر دینے کو تیار ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ لا کر دیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کتنے بچے روزانہ گم ہوتے ہیں تو ان میں سے صرف ایک بچہ بازیاب ہوا ہے اس لئے پوچھا ہے کہ اس کا کیا criteria ہے تاکہ ہمیں بھی پتا ہو کہ صرف ایک بچہ تین سال میں انہیں ابھی تک ملا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگر کوئی ایسا معاملہ ہے تو آپ point out کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! محترمہ کہتی ہیں کہ ایک ہی بچہ برآمد کیا۔ یہ نہیں ہے کہ ہمارے پاس کوئی complaint آئے گی بلکہ ہوتا یہ ہے کہ ہمارا ایک ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے تو لوگ ان سے consult کرتے ہیں کہ یہ بچہ پھر رہا ہے otherwise تو وہ اغواء ہو جائے گا۔ جو بات آپ کر رہی ہیں کہ اتنے گم ہو گئے ہیں تو یہ اغواء والی بات ہے۔ ایسی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جیسا میں نے پہلے بتایا کہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے پاس لوگ زیادہ جاتے ہیں کیونکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ابھی کام شروع کیا ہے تو پہلی بات یہ ہے کہ جب ہمارے پاس کوئی اطلاع آئے گی کہ فلاں بچہ گم ہو گیا ہے تو پھر ہی اسے تلاش کیا جائے گا اور تلاش کرنے کا طریق کار یہ ہے، محترمہ نے criteria کا پوچھا ہے کہ وہ کیا ہے تو میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے ہر ضلع میں ہمارا دفتر ہے جسے deal کرنے کے لئے پورا اسٹاف موجود ہے جہاں پر ڈی ڈی او اور ضلعی سوشل ویلفیئر آفیسر بیٹھتے ہیں، جب لوگ ان کے پاس جاتے ہیں تو ان کی شکایات کو دور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1352 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1352: **محترمہ لبنیٰ ریحان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے محکمہ کے تحت کتنے ادارہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر بھی سکھایا جاتا ہے ان اداروں کے اپنے ذرائع آمدن بھی ہیں اگر نہیں تو یہاں پر رہنے والی خواتین کے کھانے پینے کے انتظام کے لئے کون فنڈز فراہم کرتا ہے؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنی خواتین کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے روزگار فراہم کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ خواتین کو ہنر سکھا کر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے ٹاؤن کی سطح پر صنعت زار کا منصوبہ 07-2006 میں شروع کیا گیا تھا، وہ کن مراحل میں ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع راولپنڈی میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے چھ ادارہ جات کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ صنعت زار 2۔ کاشانہ

3۔ دارالامان 4۔ دارالفلاح

5۔ سلائی مرکز 6۔ جیل پراجیکٹ

(ب) ان اداروں کے کوئی ذرائع آمدن نہ ہیں، حکومت سالانہ بجٹ برائے اخراجات فراہم کرتی ہے۔

(ج) محکمہ کا مقصد صرف مذکورہ خواتین و بچیوں کو تربیت دینا ہے جس کے تحت وہ گھر بیٹھ کر روزگار کمانے کے قابل ہو جاتی ہیں، ان اداروں سے سالانہ تقریباً 700 خواتین تربیت حاصل کرتی ہیں۔

(د) جی ہاں! یہ درست ہے اور یہ منصوبہ شروع کیا گیا تھا جس کے تحت ضلع راولپنڈی میں تحصیل کی سطح پر رفاعی ادارہ جات جو کہ خواتین کو ہنر سکھانے کا کام کر رہے ہیں ان میں سے پانچ کو سب صنعت زار کے طور پر کام کرنے کے لئے ہدایات دی گئی تھیں جو تا حال جاری ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: اس سوال کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ "ضلع راولپنڈی میں خواتین کی فلاح و بہبود کے صرف چھ ادارہ جات کام کر رہے ہیں" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ ادارے پورے ضلع کی آبادی کے لئے کم نہ ہیں اور کیا حکومت ان کی تعداد بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اس وقت ضلع راولپنڈی میں ہمارے چھ ادارے کام کر رہے ہیں، اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ صنعت زار، دارالفلاح یا شیلٹرز ہوم میں مزید ادارے قائم کر کے ان کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔ اگر ضلع سے تعداد بڑھانے کی requirement آئی تو ضرور بڑھا دی جائے گی۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر سکھایا جاتا ہے، اگر سکھایا جاتا ہے تو 13-2012 اور 14-2013 میں کتنی خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے گئے اور کل کتنی خواتین اب تک مستفید ہو چکی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس حوالے سے آپ کے پاس کوئی detail ہے تو بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان اداروں میں سلائی، کڑھائی، ایمبرائیڈری، کمپیوٹر، بیوٹیشن اور گلاس ورک کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور جہاں تک بات ہے کہ ان اداروں سے اب تک کتنی خواتین مستفید ہو چکی ہیں تو اس حوالے سے ابھی میرے پاس تفصیل نہیں ہے جو کہ بعد ازاں انہیں دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بعد میں محترمہ کو یہ تفصیل provide کر دیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ ٹاؤن کی سطح پر صنعت زار کا منصوبہ 07-2006 میں شروع کیا گیا تھا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جن پانچ اداروں کو سب صنعت زار کے طور پر کام کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے وہ کن مراحل میں ہیں کیونکہ مذکورہ دی گئی ہدایت کو تقریباً آٹھ سال گزر چکے ہیں لیکن ابھی تک عمل درآمد نہیں ہو سکا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): sorry محترمہ! ذرا repeat کر دیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ جن پانچ اداروں کو سب صنعت زار کے طور پر کام کرنے کی ہدایت جاری کی گئی ہے وہ کن مراحل میں ہیں کیونکہ مذکورہ دی گئی ہدایت کے مطابق تقریباً آٹھ سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ آٹھ سال ہو چکے ہیں اور ابھی تک اُس پر عملدرآمد نہیں ہوا تو میری ان سے التماس ہو گی کہ آپ نے پہلے بھی ادارہ سے contact کیا ہو گا اس کا جواب موصول ہوا ہو گا تو اس بارے میں بھی انہیں انشاء اللہ information دے دی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، On his behalf

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ جو سوال کا جواب دے رہے ہیں کیا یہ جواب بنتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی انہوں نے انہیں بتادیا ہے اور محترمہ مطمئن ہیں۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1273 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: رجسٹرڈ اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1273: **میاں طاہر:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت سے کون کون سی فیکٹری/کارخانہ اور صنعتی و دیگر ادارہ جات رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان میں کل ملازمین/لیبر کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان سے محکمہ محنت ماہانہ کتنی رقم وصول کرتا ہے اور کس کس مد/سلسلہ میں وصول کرتا ہے؟

(د) اس رقم کی وصولی پر محکمہ ان اداروں کے ورکر/لیبر کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ہ) اس وقت کس کس ادارہ سے کتنی رقم وصول کرنا ہے، ان اداروں کے نام اور رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت تحت رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی ادارہ جات کی تعداد 8747 ہے۔

(ب) مذکورہ اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی کل تعداد 1,55,100 ہے

(ج) ادارہ سماجی تحفظ مذکورہ بالا اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں -/10,09,79,509 روپے وصول کر چکا ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ نے تحفظ یافتہ کارکنان کی فلاح کے لئے صنعتی علاقوں کے نزدیک طبی مراکز و ہسپتال قائم کر رکھے ہیں تاکہ مریضوں کو بروقت طبی امداد و دیگر طبی سہولیات

فراہم کی جا سکیں۔ادارہ ہذا کی جانب سے سماجی تحفظ کے قوانین کے مطابق مذکورہ بالا کارکنان کو بیماری و دیگر صورتوں میں جو سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے اہل ورکرز کو درج ذیل سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔

میرج گرانٹ: مزدور کی بچیوں اور خواتین ورکرز کو ان کی اپنی شادی پر مبلغ ایک لاکھ روپیہ گرانٹ دی جاتی ہے۔

ڈیتھ گرانٹ: مزدور کی وفات کی صورت میں مبلغ پانچ لاکھ روپیہ بیوہ / ورثا کو ادا کیا جاتا ہے۔

ٹیلنٹ سکالرشپ: مزدور کا جو بچہ میٹرک کے بعد تعلیم حاصل کرتا ہے اس کو سکالرشپ ادا کیا جاتا ہے۔

ورکر ویلفیئر سکول: ضلع بھر میں ورکرز کے بچوں کے چار سکول کام کر رہے ہیں جس میں مزدوروں کے بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

رہائشی سہولتیں: ضلع بھر میں ورکرز کی رہائش کے لئے آٹھ لیبر کالونیاں بنائی گئی ہیں۔

(ہ) جن رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کے بقایاجات کی مد میں مبلغ -/35,00,99,057 روپے وصول کرنا ہیں ان کے نام اور رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے اندر لکھا ہوا ہے کہ دس کروڑ روپے انہوں نے receive کئے ہیں تو کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ monthly per labour کتنا charge کرتے ہیں اور جواب میں انہوں نے دس کروڑ روپے کہا ہوا ہے کہ انہوں نے receive کئے ہیں تو کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں 155 thousand and one hundred registered labours ہیں اور یہ per month کتنا ہر صنعتی ادارے سے charge کرتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب جز (ج) سے متعلق انہوں نے سوال کیا ہے۔

MINISTER FOR LABOUR AND HUMAN RESOURCES (Raja Ashfaq Sarwar): Can you repeat?

جناب قائم مقام سپیکر: جز (ج) سے متعلق انہوں نے سوال کیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں دوبارہ بتاتا ہوں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے فی مزدور ہر صنعتی ادارہ سے کچھ fix monthly کیا ہو گا کہ ہر ادارہ فی مزدور اتنے پیسے ادارے کو جمع کروائے گا ماہانہ وہ کتنی amount ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! amount vary کرتی ہے کیونکہ Workers Welfare Board میں جتنی بھی amount collect ہوتی ہے یہ مرکز وصول کرتا ہے پھر مرکز جو ہے وہ Finance Ministry میں دیتا ہے and then distribute it among the provinces اور آپ کے توسط سے بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے دور میں اس میں پنجاب کے ساتھ کافی ناانصافی ہوئی ہے مگر actual جو اس کا six percent جو worker کے حوالے سے وصول کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ میں جتنی بھی رقم جمع ہوتی ہے وہ ان سے فیڈرل وصول کرتا ہے اور دیتا ہے اگر آپ اسی کے آگے last part کے جواب کو دیکھیں گے تو وہاں پر وہ کہہ رہے ہیں کہ 35 کروڑ روپے ابھی وصول کرنا باقی ہیں اور انہوں نے یہاں پر جو لسٹ مہیا کی ہے وہ ضلع فیصل آباد کی factories کی لسٹ ہے تو اگر لسٹ ان کے پاس ہے، ان کو پتا ہے کہ کس mill سے کتنے پیسے دیئے جانے ہیں تو کیا ان سے recovery ان کا part نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ مرکز وصول کرتا ہے اس کے بعد وہ صوبوں کو آگے دیتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو بڑی contradictory چیز ہے کہ دیکھیں اگر یہ کام مرکز کا ہے اور details ان کے پاس ہیں کس نے کتنے دینے ہیں تو ان کا بھی تو کچھ نہ کچھ کردار تو ہو گا یہ تو نہیں ہو گا کہ محکمے کا کوئی کردار ہی نہیں بس فیڈرل ہی ان کو جو کہہ دے گا اُس کے مطابق فیڈرل دے گا تو ہو جائے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یقیناً ان کی بات ٹھیک ہے اُس میں recovery ہمارا کام ہے اور اس میں recovery کے حوالے سے کیونکہ یہ recovery کریں گے، وصولی کریں گے تو eventually ان کے بچوں کو scholarships ملیں گے death grants

ملیں گی، marriage grants ملیں گی تو یہ وصولی ہو گی مزید یہ کہ recovery کے حوالے سے ہم نے پوری ایک campaign چلائی ہوئی ہے اور انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اس میں بہتری ہو گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کتنے عرصے کی وصولیاں ہیں یا یہ 35 کروڑ روپے کب تک وصول کر لیں گے، یہ ہمیں ایوان کے اندر کوئی insurance دے دیں کہ کتنے عرصے میں آپ اُن سے وصول کروالیں گے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اسی حوالے سے میں نے شروع میں شاید آپ تشریف نہیں لائے تھے کہا تھا کہ پنجاب کے level پر ہم Amnesty announce کر رہے ہیں آج اُس کا notification جاری کرنے کے لئے میں نے سیکرٹری صاحب سے کہہ دیا ہے اور وہ Amnesty اسی حوالے سے ہے کہ یہ جو ادارے رجسٹرڈ نہیں ہوتے، دس دس سال سے کام کر رہے ہیں وہ رجسٹرڈ اس لئے نہیں ہوتے کہ جب ہمارے افسران وہاں جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ پہلے دس سال کے بھی arrears ہمیں دیں اور اُن کو رجسٹرڈ کریں، ورکر کو رجسٹرڈ کرائیں تو انشاء اللہ اس campaign سے جو رزلٹ سامنے آئیں گے جو آپ کی بات recovery کی ہے وہ انشاء اللہ بہت خوش آئند ہوں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کچھ اور پوچھا تھا وہ جو منسٹر صاحب نے شروع میں بتایا تھا کہ پچھلے معاف کر دیئے جائیں گے آگے دیا جائے۔ میں اس کو totally سن چکا ہوں اور میں agree کرتا ہوں کہ یہ بہت اچھی چیز ہے یہ 35 کروڑ روپے تو وہ ہیں جو کہ رجسٹرڈ اداروں نے دینے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جو 35 کروڑ روپے ہیں ان کی recovery کے لئے آپ نے کوئی اقدامات کئے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آج صبح ہی اس 35 کروڑ روپے کے حوالے سے میری meeting ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ کب تک recover ہو جائیں گے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! انشاء اللہ بہت جلد آپ کو نظر آئے گا within two or three month ہم اس کی recovery کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، محترمہ تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب اگلا سوال محترمہ ناہید نعیم صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! .On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: جی، On his behalf

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1405 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب جاوید اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: محکمہ محنت کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1405: **جناب جاوید اختر:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان دفاتر میں strength کے مطابق ملازمین نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت ان دفاتر میں strength کے مطابق ملازمین کی تعداد کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ محنت کے تحت مندرجہ ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(i) ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر ویلفیئر

(ii) سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ

(iii) پچاس بستروں پر مشتمل ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال اور تین طبی مراکز قائم ہیں۔ ان کے نام و پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	پتاجات
1	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی	W-31بلاک مین روڈ، گورنمنٹ کالونی، اوکاڑہ
2	کلثوم سوشل سکیورٹی ہسپتال	علاقہ اقبال روڈ، اوکاڑہ
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	عبداللہ شوگر ملز حجرہ
4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	رینالہ خورد
5	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر	بابافرید شوگر ملز، اوکاڑہ

(ب) ضلع دفاتر لیبر ویلفیئر میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد10 ہے۔ جن کے نام و عہدہ حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	طاہر اقبال	اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر	17
2	عبدالرشید	مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	17(قبل از ریٹائرمنٹ رخصت پر ہے)
3	محمد افضل	لیبر آفیسر	16
4	سید عرفان اقبال	لیبر آفیسر	16
5	عمران سرور	لیبر آفیسر	16
6	شمس الحق	سٹینو گرافر	12
7	محمد نعیم خان	سینئر کلرک	09
8	تنویر احمد	نائب قاصد	02
9	علی شیر	نائب قاصد	02
10	شہادت علی	چوکیدار	02

ضلع میں قائم سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ، ہسپتال اور طبی مراکز میں بالترتیب23، 29اور 109 ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان ملازمین کی عہدہ و گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے چونکہ حکومت پنجاب نے نئی بھرتی پر پابندی عائد کر رکھی ہے اس لئے خالی اسامیوں پر ملازمین کی بھرتی نہ ہو سکتی ہے۔

(د) فی الحال حکومت نے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے جونہی حکومت بھرتیوں سے پابندی اٹھائے گی بھرتیوں کا عمل شروع ہو جائے گا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں دس officers ہیں تو کیا ضلع اوکاڑہ میں یہ اتنی تعداد کافی رہے گی کیونکہ ضلع اوکاڑہ میں کافی factories اور کافی area fertile ہے اور ادھر social sector میں کافی کام ہوتا ہے تو کیا یہ دس پر ہی کام چلے گا چونکہ اس میں ایک تو قبل از وقت ریٹائرمنٹ رخصت پر ہیں تو کیا انہی پر کام چلے گا یا حکومت کوئی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ درست فرما رہے ہیں کہ وہاں پر total strength نہیں ہے اور وہاں اس وقت because of the ban ہم لوگوں کو hire نہیں کر سکے اور ان کی یہ بات درست ہے اور ہم نے ابھی ایک summary بھی move کی ہے کہ جہاں ہمیں ان لوگوں کی requirements ہیں ہمیں اجازت دی جائے اور ان کی بات صحیح ہے کہ وہاں total strength نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1701 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: بچیوں کی شادی کے لئے رکھی گئی رقم ودیگر تفصیلات

*1701: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے ضلع لاہور کے لئے سال 14-2013 کل کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(ب) غریب والدین اپنی بیٹی کی شادی کے لئے بیت المال سے کس طریق کار سے امداد لے سکتے ہیں؟

(ج) غریب بچی کی شادی پر بیت المال کتنی رقم دیتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود وبیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے ضلع لاہور کے لئے مالی سال 14۔2013 میں مبلغ۔/1765104 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) بیت المال قواعد کے مطابق والدین بیٹی کے نکاح کے بعد 90 دن کے اندر اپنی درخواست اپنے متعلقہ چیئرمین بیت المال کمیٹی کے دفتر جمع کرائے گا اور چھان بین کے بعد مستحق قرار پانے کے بعد انہیں مالی امداد دی جا سکتی ہے۔ استحقاق طے کرتے وقت مندرجہ ذیل ترجیحات کو بالترتیب مدنظر رکھا جاتا ہے۔

1۔ بیوائیں 2۔ یتیم بچیوں کے غریب سرپرست

3۔ غریب اور نادار والدین

(ج) غریب والدین کو بچی کی شادی کے لئے مبلغ۔/35000 روپے کی رقم مختص ہے اس سے تجاوز نہیں کر سکتے البتہ فنڈ کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر متعلقہ ضلعی بیت المال کمیٹی اس میں کمی کرنے کی مجاز ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع لاہور میں جو کل رقم رکھی گئی تھی وہ 17 لاکھ 65 ہزار روپے ہے کیا میں یہ پوچھ سکتی ہوں کہ اس رقم سے کتنی بچیاں مستفید ہوئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہم نے جو amount لاہور کے لئے رکھی ہے یہ 17,65,104 بنتی ہے۔ میں نے یہ بات پہلے بھی واضح کی تھی کہ فنڈز پورے پنجاب میں equal to district دیئے جاتے ہیں اور اس کے بعد بقیہ 80 فیصد وہ ہم آبادی کے تناسب سے تقسیم کرتے ہیں۔ اس سال 14-2013 میں کوئی application تو آئی ہوگی لیکن اس سال میں کسی کو امداد نہیں دی گئی اور process پیچھے والا ہوتا ہے۔ جس طرح فنڈز نہیں آتے اس کی گنتی 13-2012 میں ہوگی لیکن اس سال کسی کو امداد نہیں دی گئی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ عجیب سی بات ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ 2014 کا اب یہ آخری مہینہ ہے اور نیا بجٹ آنے والا ہے۔ اگر یہ پورے budget year میں utilizes نہیں ہوئے تو میرا خیال ہے کہ ---

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ بتا رہے ہیں کہ ان کے پاس کوئی application نہیں آئی تو ڈیپارٹمنٹ زبردستی جا کر شادیاں تو نہیں کروائے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں کہا ہوا ہے کہ میرج گرانٹ کے لئے ورکرز کی 1479 درخواستیں موصول ہوئی ہیں تو اگر اتنی درخواستیں موصول ہونے کے باوجود فنڈز issue نہیں کئے گئے تو میرا خیال ہے کہ اس کے لئے ان کو جواب دینا چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کون سے سوال کی بات کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگلا سوال جو ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال نمبر 2424 کا حوالہ دے رہی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں ان کا جواب ہے کہ میرج گرانٹ کے لئے ورکرز کی 1479 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! سال 2012 میں ان کو 1479 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہمیں کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔۔۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ possible نہیں ہے کہ ان کو درخواستیں موصول نہ ہوئی ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ application دی گئی ہے اور ڈیپارٹمنٹ نے اس پر عمل نہیں کیا تو وہ بتادیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر موصول نہیں ہوئی ہیں تو اس کی کوئی وجہ تو ہوگی کہ کیوں موصول نہیں ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیونکہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! محترمہ نے جو figures دی ہیں میرے خیال میں اس میں لیبر ڈیپارٹمنٹ کا حوالہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لیبر ڈیپارٹمنٹ کا ہی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا ان کے بیت المال کے چیئر مین effective نہیں ہیں، کیا وہ لوگوں سے رابطہ نہیں کر پا رہے یا لوگ ان تک نہیں پہنچ پا رہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کروڑوں کی آبادی کے ضلع میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ کے پاس کوئی کیس ہے تو نشاندہی کر دیں ہم ان سے جواب لیتے ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! نشاندہی تو انہوں نے کرنی ہے جو اس چیز کے responsible ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو بتا رہے ہیں کہ کوئی application ہی نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ہمارے پاس کوئی آئے گا تو ہم نشاندہی کریں گے۔ ہمارے پاس جو بھی applicant آتا ہے، ہم نے کسی کو جا کر تو نہیں کہنا، یہ فنڈز بیت المال کے ہوتے ہیں اور جو مستحق لوگ ہوتے ہیں وہی apply کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، این جی اوز کے ذریعے وہ apply کرتے ہیں اور این جی اوز ان کے پاس رجسٹرڈ ہیں اور وہ فنڈز ان کو دیتے ہیں۔ آپ نے پہلے کا بھی جواب سنا ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ جو گرانٹ رکھی گئی ہے اور ان کے پاس کوئی درخواست نہیں آئی تو اس گرانٹ کا کیا مستقبل ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا یہ مستقبل ہے کہ واپس ہو جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ تو میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ گرانٹس رکھی ہیں لیکن اب ہم انشاءاللہ پورے پنجاب میں یہ سسٹم computerize کر رہے ہیں اور یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ اس میں پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر جو بھی مستحق ہو گا اس کی نمبرنگ ہو گی، انشاءاللہ ہم اس کو net پر بھی online کریں گے اور پورے شفاف طریقے سے اس کی distribution ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ تینوں آپس میں فیصلہ کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا چھوٹا سا سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کس نے سوال کرنا ہے؟ تینوں آپس میں فیصلہ کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلے آدھے سیکنڈ میں فیصلہ کر لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر سوال کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ پہلے بیٹھ تو جائیں کہ کس نے پہلے سوال کرنا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ! فرمائیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہوں گی کہ مجھے جواب سن کر بڑی حیرت ہوئی ہے کہ محکمہ بیت المال پنجاب کا ہو اور اس کے پاس ایک سال کے اندر شادی کے جہیز کے لئے کوئی درخواست بھی موصول نہ ہوئی ہو۔ یہ جواب غلط اور جھوٹ پر مبنی ہے اور پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں بنتا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے ہم یہ ثابت کریں گے کہ بیت المال کے پاس ایک مہینہ کے اندر لاکھوں درخواستیں آتی ہیں اور میں as a member of parliament یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوں کہ بیت المال پنجاب کے پاس ایک سال کے اندر جہیز گرانٹ کے لئے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ کیا ہماری پنجاب حکومت نے عوام کو ایک سال کے اندر اتنا امیر کر دیا ہے کہ کسی کو مالی امداد لینے کی ضرورت نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! پورے ہاؤس میں کوئی بھی معزز ممبر کھڑا ہو کر کسی ایک درخواست کی نشاندہی کر دے کہ انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو دی ہے تو میں ان سے اس کا جواب لوں گا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں پہلے بتا چکا ہوں۔۔۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ان کا کام ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! بات یہ ہے کہ مجھے پتا ہے کہ ان کا کام ہے لیکن وہ چار دفعہ جواب دے چکے ہیں۔ آپ کہتی ہیں کہ میں ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوں جبکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم جواب دے چکے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا ہے کہ اس کا ایک process ہوتا ہے۔ اس میں لوکل سکروٹنی کمیٹی ہوتی ہے، جو محلہ وار ہوتی ہے، وہ اس کو چیک کرتی ہے پھر یہ بیت المال کمیٹی کے پاس جاتا ہے اس کے بعد ڈسٹرکٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوتی ہے اس میں اس کی approval دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ان کے فنڈز کی تقسیم calendar سال کے حساب سے ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ! آپ کا کیا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے سوال یہ ہے کہ بیت المال کمیٹیز کب سے effectively کام کر رہی ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب ہم آئندہ یہ کریں گے اور ہر منسٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہمارا یہ پروگرام ہے تو میری ان سے گزارش یہ ہے کہ پچھلے چھ سالوں سے انہوں نے کیا کیا ہے؟ کیونکہ چھ سال سے آپ کی حکومت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ابھی کی بات کریں، چھ سال پہلے وہ پارلیمانی سیکرٹری نہیں تھے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری بات سنیں کہ یہ محکمہ بیت المال، مطلب کب سے آپ کے پاس ہے کیونکہ ہر چیز میں یہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ اب ہم یہ کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کی بات کا جواب دیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں، 21 کمیٹیاں جو ابھی اسی ماہ ختم ہوئیں، باقی 14-07-05 کو ختم ہو جانی ہیں اور پورے پنجاب میں بیت المال کی ٹوٹل 39 کمیٹیاں ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کو کتنے سال ہو گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! ان کو تین سال ہو گئے ہیں، وہ expire ہو گئی ہیں اور یہ بنتی ہی تین سال کے لئے ہیں۔ ان کا tenure period

تین سال کا ہوتا ہے جن کمیٹیوں کا پیریڈ اسی ماہ میں مکمل ہوا ہے تو وہ نئے process کے ذریعے انشاء اللہ fulfill کر لی جائیں گی۔ باقی 21 کمیٹیوں میں سے 18 کمیٹیاں جولائی میں ختم ہو رہی ہیں اور وہ بھی انشاء اللہ نئی بنادی جائیں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہمارے پاس کچھ applications ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان کو applications دیں اور یہ ان کو verify کروائیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کا جو بیت المال کا دفتر ہے، وہاں کے جو آفیسرز ہیں شاید ان کو تنخواہیں ٹائم پر نہ ملی ہوں اور وہ وہاں پر بیٹھتے نہ ہوں جس کی وجہ سے ان کو درخواستیں موصول نہیں ہو رہیں ورنہ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے کہہ دیا ہے کہ آپ یا ایوان میں سے کوئی بھی معزز ممبر نشاندہی کر دے تو میں ان سے جواب لیتا ہوں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قریشی صاحب! یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو ابھی فرما رہے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انہوں نے آج تک یہ سسٹم streamline ہی نہیں کیا اور علاقوں میں کسی کو کوئی علم ہی نہیں ہے کہ انہوں نے کون کون سی کمیٹیاں بنائی ہیں، کون کون سی operate کر رہی ہیں اور کہاں کہاں سے درخواستیں وصول کی جا رہی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ لائلپور کے گھنٹہ گھر کی طرح سارا کام انہوں نے خود اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ کسی ایم پی اے کو associate نہیں کیا گیا کہ اس کے بارے میں آپ بتائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے تو کریں؟

جناب محمد انیس قریشی: یہاں پر جتنے بھی ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں کسی کو علم ہی نہیں ہے یعنی یہ burning question ہے اور معاشرے کا سب سے burning question ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں ایک حلقے کا ایم پی اے ہوں، میں ایک ڈسٹرکٹ کا ایم پی اے ہوں اور مجھے یہ نہیں پتا کہ ڈسٹرکٹ بیت المال کا آفس کدھر ہے؟ بات تو یہ ہے کہ ایم پی اے موصوف نے تو کہا ہے کہ کسی کو پتا نہیں ہے، میں اس کی detail بتا رہا ہوں، مجھے یہ ڈسٹرکٹ بتائیں کہ ان کا کون سا ڈسٹرکٹ ہے میں پوری کمیٹی کے نام ان کو بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3489 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ لیبر کے سکولوں میں خالی اسامیوں کی تعداد کے بارے میں تفصیلات

*3489: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لیبر کے تحت لاہور کے سکولوں میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے کہاں کہاں خالی ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(د) ان اداروں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ہ) ان اداروں میں خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) محکمہ لیبر کے تحت لاہور کے سکولوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی کا اختیار ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن، پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے پاس ہے۔

(ج) ان اداروں میں ٹیچرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کو دیگر صوبائی ملازمین سے بہتر تنخواہ اور الاؤنسز دیئے جارہے ہیں۔اس کے علاوہ فری میڈیکل کی سہولت بھی دی جارہی ہے۔

(د) اس وقت حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی ہے۔ پابندی ہٹانے کے لئے سمری وزیراعلیٰ کوارسال کردی گئی ہے۔

(ہ) ان اداروں میں خالی اسامیاں پر وزیراعلیٰ سے سمری کی منظوری کے بعد فوری طور پر بھرتی شروع کردی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی،ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جز(الف)میں لکھا ہے کہ ورکرز ویلفیئرز ہائر سیکنڈری سکول ڈیفنس روڈ لاہور طلباء وطالبات کے لئے نئے سکول بنائے گئے ہیں یہ اچھی بات ہے کہ نئے سکول بن گئے ہیں لیکن کیا وزیر موصوف یہ بتانا چاہیں گے کہ کیا ان سکولوں میں بچوں کے مزید داخلے ہوئے ہیں اگر داخلے بڑھ گئے ہیں اور بچوں کی تعداد بڑھ گئی ہے تو وہاں پر جو ٹیچروں کی اسامیاں خالی ہیں ان کو بھی پُر کیا جارہا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی،وزیر موصوف!

وزیر محنت وانسانی وسائل(راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر!ڈیفنس روڈ پر جو سکول بنے ہیں وہاں پر ماشاءاللہ ہر قسم کی facilities موجود ہیں،وہاں 1296 فلیٹس ہیں،جوں،جوں residents move کر رہے ہیں سکول میں بچوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔آپ کے توسط سے میں اپنے بھائی سے یہ گزارش کروں گا کہ employment پر ban تھا مگر ہم نے اس کے باوجود ایک سپیشل سمری چیف منسٹر کو اس حوالے سے move کی ہوئی ہے ،انشاءاللہ تعالیٰ اس کی approval آجائے گی۔مگر ابھی وہاں پر required number کو cater کرنے کی ضرورت ہے۔وہاں پر flats fully occupied نہیں ہیں کیونکہ وہاں پر حال ہی میں نئی development ہوئی ہے۔جوں جوں بچے آرہے ہیں ان کو وہاں پر داخلے دیئے جارہے ہیں،اب ساتھ ساتھ اس کو strengthen بھی کرتے جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بچوں کی تعداد تو بڑھ گئی،کیا ان بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے،فرض کریں کلاس میں اگر پچاس بچے بیٹھتے ہیں اس کے بعد ایڈمیشن زیادہ بچوں کا ہو گیا

اور کلاسز بھی بڑھ گئیں تو دیگر کلاسز بچوں کے لئے خالی رکھ دی گئی ہیں، کیاان بچوں کو ٹیچرز کی ضرورت نہیں ہے؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ تو necessity of the school ہے۔ میرے خیال میں ٹیچرز کو priority basis پر وہاں پر تعینات کرنا چاہئے اور ٹیچرز کی اسامیوں کو بھی بڑھانا چاہئے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے اور اب دوبارہ وہی گزارش کر رہا ہوں کہ وہاں پر نئے بچے داخل ہوتے جا رہے ہیں چونکہ نئی appointments پر پابندی تھی اسی لئے ہم نے ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو move کی ہوئی ہے اور جوں ہی ban lift ہوگا، جتنے بھی وہاں پر teachers required ہوں گے ان کو cater کرنے کے لئے جتنے بھی ٹیچرز کی ضرورت ہوگی وہ انشاء اللہ ہم پورے کریں گے۔

جناب شہزاد منشی: میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تیسرا اور آخری ضمنی سوال ہوگا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! ابھی تو میں نے ایک ہی سوال کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ دو سوال کر چکے ہیں اب یہ تیسرا ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، جن کا سوال ہے انہیں ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ سال 2014 سے پہلے جو اسامیاں پُر کی گئی تھیں، جواب میں تمام اسامیوں کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں جس میں very important positions جیسے SST، EST ہیں یہ ایسی پوسٹیں ہیں جو میرے خیال میں students کے لئے بہت ضروری ہیں۔ یہاں پر اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ فروری میں کسی جگہ 9 اسامیاں خالی ہیں، حالانکہ اس سے پہلے یہ اسامیاں پر ہو چکی تھیں لیکن 2014 سے اب یہ اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسی اسامیاں خالی ہونے سے کیا طلباء وطالبات کی تعلیم و تربیت پر بُرا اثر نہیں پڑرہا، کیا یہ اسامیاں پُر نہیں ہونی چاہئیں تھیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس سے پہلے تو سکول exist ہی نہیں کرتا تھا کیونکہ ڈیفنس میں سکول ہی نیا بنا ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول نشتر کالونی سے متعلق ہے جو exist کر رہا ہے ، جو run کر رہا ہے ، میں اس کے متعلق سوال کر رہا ہوں اور اسی طرح ورکرز سیکنڈری سکول نشتر کالونی جو کہ طالبات کا سکول ہے، یہ نئے سکول نہیں ہیں بلکہ پرانے ہیں اور فروری سے ٹیچرز وہاں سے چلے گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شہزاد منشی صاحب! وزیر موصوف نے تو کہہ دیا ہے کہ اس سلسلے میں سمری چیف منسٹر صاحب کو بھیج دی گئی ہے وہ یہ بھی فرما رہے ہیں جیسے جیسے enrolment زیادہ ہو رہی ہے، جیسے ہی summary approve ہوتی ہے وہ بھرتی شروع کر دیں گے۔ اس سلسلے میں سمری انہوں نے پہلے ہی وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس بھیجی ہوئی ہے۔ اگلا سوال نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے، ان کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کا سوال pending کر دیا جائے لہذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے، اگلا سوال جناب شہزاد منشی صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3490 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3490: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ لیبر کے کتنے سکول کس کس جگہ چل رہے ہیں، ان کے نام اور ان کا رقبہ اور ان میں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار اور کلاس وار بتائیں؟

(ج) ان سکولوں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان اداروں کے اخراجات کہاں سے حاصل کئے جاتے ہیں؟

(ہ) ان اداروں میں زیر تعلیم بچوں کو کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کر رہا ہے؟

(و) صنعتی کارکن کے بچوں کے علاوہ سویلین کے بچوں سے کتنی فیس ماہانہ کلاس وار وصول کی جا رہی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) لاہور میں محکمہ لیبر کے پانچ سکول کام کر رہے ہیں جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام سکول وایڈریس	رقبہ	درجہ تعلیم
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) نشتر کالونی، لاہور	21 کنال 7 مرلہ	ہائر سیکنڈری
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) نشتر کالونی، لاہور	25 کنال	ہائر سیکنڈری
3	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول (طلباء وطالبات) نشتر کالونی، لاہور (مارننگ وایوننگ شفٹ)	19.70 کنال	پرائمری
4	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) ڈیفنس روڈ، لاہور	17.90 کنال	ہائر سیکنڈری
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) ڈیفنس روڈ، لاہور	16.06 کنال	ہائر سیکنڈری

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار اور کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکولوں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول وایڈریس	اخراجات 12-2011	اخراجات 13-2012
1	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) نشتر کالونی، لاہور	50,917,971	55,979,775
2	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) نشتر کالونی، لاہور	35,667,380	42,807,811
	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول (طلباء وطالبات) نشتر کالونی، لاہور (مارننگ شفٹ)	19,248,873	18,422,385
3	ورکرز ویلفیئر پرائمری سکول (طلباء وطالبات) نشتر کالونی، لاہور (مارننگ وایوننگ شفٹ)	5,136,962	6,563,825
4	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) ڈیفنس روڈ، لاہور	472,798	3,070,540
5	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) ڈیفنس روڈ، لاہور	603,653	6,809,014

(د) ان اداروں کے اخراجات ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد فراہم کرتا ہے۔

(ہ) ان اداروں کے بچوں کو محکمہ درج ذیل سہولیات بالکل مفت فراہم کر رہا ہے:

(الف) یونیفارم (موسم سرما اور گرما کے لئے)

(ب) ٹرانسپورٹ (گھر سے سکول اور سکول سے گھر پہنچانے کے لئے)

(ج) درسی کتب

(د) کاپیاں

(ر) سٹیشنری

(و) صنعتی کارکن کے بچوں سے کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی، ان کے علاوہ سولین (پرائیویٹ) بچوں سے درج ذیل فیس وصول کی جاتی ہے داخلہ فیس پرائیویٹ بچوں کے لئے نرسری تا بارہویں: 2000 روپے۔

ماہانہ فیس:

1	نرسری تا پنجم	500 روپے ماہانہ
2	ششم تا ہشتم	800 روپے ماہانہ

3	نہم دہم	1000روپے ماہانہ
4	گیارہویں بارہویں	1200روپے ماہانہ

ٹرانسپورٹ کی سہولت حاصل کرنے کے لئے ماہانہ 800روپے فی طالب علم

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سکول وار اور کلاس وار بتائیں جبکہ اس کی تفصیل مجھے مہیا نہیں کی گئی، اسی طرح جز(ج) میں ان سے سوال کیا ہے کہ ان سکولوں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟ جز (ج) میں نمبر چار اور پانچ میں جہاں پر 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات لکھے گئے ہیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 12-2011 میں 4لاکھ 72ہزار 7سو98روپے کے اخراجات ہوئے ہیں۔ 13-2012 میں یہ اخراجات 4لاکھ 72ہزار سے بڑھ کر 30لاکھ 70ہزار 5سو40روپے ہو گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایک سال میں difference اتنا زیادہ کیسے ہو گیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے اور اتنا زیادہ gap کیسے آ گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! ان کلاسز کا اجراء جب ہوا تو یہ اس وقت کے expenses ہیں کیونکہ اس سے پہلے کلاسز کا اجراء ہی نہیں ہوا تھا، یہ جو 4لاکھ 72ہزار کے اخراجات ہیں اس وقت تک وہاں پر کلاسز شروع نہیں ہوئی تھیں، اس کے بعد کلاسز شروع ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے expenses بڑھ گئے ہیں۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال جز(د) سے متعلق ہے، میں نے پوچھا تھا کہ ان اداروں کے اخراجات کہاں سے حاصل کئے جاتے ہیں؟ جس کا جواب دیا گیا ہے کہ ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد فراہم کرتا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو فنڈز آپ کو ملتے ہیں کیا اس کا آڈٹ بھی ہوتا ہے اگر ان فنڈز کا آڈٹ ہوتا ہے تو کیا یہ صوبائی حکومت کرتی ہے یا فیڈرل گورنمنٹ کرتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! آڈٹ تو ایک ongoing process ہے، صوبائی حکومت بھی کرتی ہے، فیڈرل گورنمنٹ بھی کرتی ہے لہذا میری یہ گزارش ہے کہ یہ ایک

ongoing process ہے اگر ان کو کوئی specific information چاہئے تو میرے پاس آ جائیں میں ان کو یہ انفارمیشن دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے ہے ان کی طرف سے request آئی ہے اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): سوال نمبر 3561 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے جامع پالیسی بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*3561: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2010 سے آج تک چائلڈ لیبر کے کتنے کیس سامنے آئے اور ان پر قانون کے مطابق کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ب) حکومت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے کیا ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا حکومت چائلڈ لیبر کے مکمل خاتمے کے لئے مزید جامع پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2010 سے لے کر دسمبر 2013 تک چائلڈ لیبر کے حوالے سے محکمہ محنت نے 491610 معائنہ جات کئے ہیں جن کے نتیجے میں قوانین بابت چائلڈ لیبر کی مختلف دفعات کے تحت 6036 خلاف ورزیاں متعلقہ فیلڈ افسران نے رپورٹ کیں اور انجام کار درج بالا قانون کی خلاف ورزی پر آجران کے خلاف 6036 چالان درج کروائے گئے۔ مجاز عدالتوں نے تادم تحریر۔/10,98,736 روپے جرمانہ عائد کیا ہے اور یہ ایک لگاتار عمل ہے جو کہ ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔

(ب) محکمہ محنت کے فیلڈ افسران متعلقہ چائلڈ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور خلاف ورزی کی صوت میں مجاز عدالتوں میں آجران کے خلاف چالان پیش کرتے

ہیں ۔ بعد ازاں محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں آجران کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبر 182 برائے Worst Forms of Child Labour کو ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل عزم اور کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں مثلاً Factories Act, 1934 کے سیکشن 50 اور Shops & Establishment Ordinance, 1969 کے سیکشن 20 کے تحت بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ تاہم خصوصی قانون یعنی Employment of Children Act,1991 کے تحت بعض خطرناک شعبوں میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ممنوعہ خطرناک شعبہ جات کی لسٹ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موجودہ قانون Employment of Children Act, 1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ ان قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے ضمن میں درج ذیل سالانہ ترقیاتی سکیموں کا اجراء بھی کیا ہے جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sr.No	Title of Scheme	Approved cost	Targets	Achievements
1	Elimination of Bonded Labour in Brick Kilns in Lahore & Kasur(2008-14)	Rs. 123.367 Million	Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns for 7000 children. 2. Distribution of Rs. 40 M as interest free loans to 4500 workers. 3. Registration of 13000 workers with NADRA	1. Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns in which 9275 learners enrolled out of which approximately 938 learners maintained in to formal education centers in Lahore & Kaiser. 6601 2. Brick kilns workers were helped to get CNIC from NADRA in both districts. 3. 1250 workers were provided with advice, medicines and hygiene kit in the health and hygiene camps organized in collaboration with BHUs. 4. Rs.148 million micro credits (interest free) disbursed among 7128 workers. 5. 952 animals were provided veterinary treatment at 160 brick kilns.

				6. This project has been appreciated by State Department of USA in its annual report of Human Trafficking
2	Combating Worst Forms of Child Labour in Jhang, Layyah, Chakwal & Jhelum (2011-16)	Rs. 180.832 Million	Establishment of 120 non-formal schools for 4200 children engaged in worst forms of child Labour. 2. Establishment of 160 Adult Literacy cum Skills Training Centres for 4000 children. 3. Provision of micro credit to the families of children enrolled in NFE Centres. 4. Establishment of 50 model work places for healthy youth employment	A Project management unit to combat Worst Forms of Child Labour (PMU-WFCL) located at Directorate General Labour Welfare, Punjab has been established. 2. Rapid assessment surveys have been carried out in all 4 Districts. 3. 171 locations have been identified for the establishment of non formal education centres. 4. 196 locations have been identified for establishment of Adult Literacy Cum Skills Training Centers. 5. The Tool for Survey of "Situation Analysis" has also been developed through 51 surveys. 6. 200 Child Labourer Groups and 34 mother groups formed. 7. 113 focus groups discussions have been conducted with child labourers whereas 34 focus groups discussions have been conducted with mother groups. 8. 80 proposed locations have been identified for establishment of model work places.
3	Extension of Elimination of Bonded Labour in 4 districts of Punjab including Gujarat, Faisalabad, Sargodha & Bahawalpur (2012-18)	Rs. 196.987 Million	Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children. 2. Facilitation to get CNICs for 7000 workers . 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers	DCC committee's notifications issued by 4 districts Sargodha, Gujarat, Bahawalpur & Faisalabad. 2. Chief Minister approved the summary for recruitment of staff and the recruitment process is in progress. 3. Lists have been prepared for the brick kilns; locations for establishment of NFE's and ACL's are being finalized. 4. Mapping and Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children. 2. Facilitation to get CNICs for 7000 workers. 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers finalization of centres locations are being finalized. 5. Project launching ceremonies are in process

حکومت پنجاب چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ایک جامع پراجیکٹ کی تیاری پر بھی کام کر رہی ہے۔ جو کہ پورے صوبے میں متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے شروع کیا جائے گا۔

(ج) جیسا کہ سوال ب کے جواب میں بیان کیا گیا ہے موجودہ قانون Employment of Children Act,1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act,2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری

وزیراعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ نئے قانون کا مقصد تمام شعبہ جات میں چائلڈ لیبر کا مکمل خاتمہ ہے اور اس کا اطلاق قانون سازی کا عمل مکمل ہوتے ہی شروع ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Employment of Children Act 1991 جس کا ڈرافٹ بھی تیار ہو چکا ہے، Punjab Prohibition of Employment of Children Act,2013 جس کی منظوری بھی ہو چکی ہے، میری اس میں یہ گزارش ہے کہ وزیر صاحب مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ اس کی implementation کب تک ہو جائے گی اور کب تک یہ enforce ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس پر implementation ہونے جا رہی ہے۔ He is right. کہ اس پر سارا کام ہو گیا ہے بلکہ میں نے شروع میں جو گزارش کی تھی یعنی Child Labour اور Women کے حوالے سے گزارش کی تھی کہ وزیراعلیٰ صاحب نے اس سلسلے میں further funds بھی approve کئے ہیں جو کہ 5.5 بلین ہیں۔ پہلے ہم اس کی implementation صرف تین چار اضلاع میں کر رہے تھے، پھر چھ اضلاع کا منصوبہ تھا اب انشاء اللہ تعالیٰ across the Punjab ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر موصوف! کب تک possible ہے، کیا آپ اس کے لئے کوئی timeframe دے سکتے ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! اس پر عمل ہونے ہی جا رہا ہے لیکن یہ کئی حصوں میں ہوگا، اس سال پہلے دس اضلاع لے لیں گے اور اگلے سال دو اضلاع لے لیں گے۔

It is spread over four years.

جناب قائم مقام سپیکر: یعنی یہ چار سال کا process ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جی، ہاں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے آخری گزارش یہ ہے کہ جن دو یا چار اضلاع کو پہلے شروع کیا جائے ان میں ساہیوال کا نام پہلے رکھ لیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ساہیوال کو priority دیں۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کی طرف سے ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2839 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2839: میاں طاہر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ملازم عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ب) گریڈ 14 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل بتائیں؟

(ج) گریڈ 14 اور اوپر کے ملازمین کے اخراجات کی تفصیل 12-2011 سے آج تک کی فراہم کریں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر قانونی / محکمانہ کارروائی چل رہی ہے؟

(ہ) ان میں سے کس کس ملازم کے پاس سرکاری گاڑی ہے اور ان کو یہ گاڑی کس قاعدہ / قانون کے تحت دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری):

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سماجی بہبود کے ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گریڈ 14 اور اوپر کے ملازمین کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمین پر 12-2011 سے اب تک تنخواہوں اور ٹی اے، ڈی اے کی مد میں -/3,74,69,370 روپے خرچ ہوئے۔

(د) کسی کے ملازم کے خلاف کسی قسم کی کوئی قانونی یا محکمانہ کارروائی نہ چل رہی ہے۔

(ہ) 1۔ سینئر ڈسٹرکٹ آفیسر
2۔ سپرنٹنڈنٹ، دارالامان
3۔ مینجر، صنعت زار
4۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیر، ہیڈکوارٹر
5۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ادارہ نگہبان
6۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر، ڈسٹرکٹ جیل پراجیکٹ
7۔ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر بورسٹل جیل پراجیکٹ

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا حکومت فیصل آباد میں مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! فیصل آباد میں کوئی مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! فیصل آباد میں جو دارالامان کام کر رہے ہیں فی الحال وہ کافی ہیں اور ابھی تک وہاں سے کوئی ایسی ڈیمانڈ نہیں آئی، جب کوئی ڈیمانڈ آئی تو پھر اس پر غور کریں گے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز! اب آپ آخری ضمنی سوال کر لیں تاکہ وقفہ سوالات ختم ہو۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی میں نے یہ پوچھا تھا کہ حکومت فیصل آباد میں مزید دارالامان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے ہے کہ ابھی ایسا کوئی پلان نہیں ہے جبکہ فیصل آباد میں جو دارالامان کام کر رہے ہیں ان میں عملہ نام کی کوئی چیز نہیں ہے اور جس طرح working ہونی چاہئے وہ بھی نہیں ہو رہی۔ کیا ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کبھی وہاں پر visit کرنا پسند کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں میاں صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میں نے visit کیا ہے اور میں ان کے ساتھ بھی ضرور visit کروں گا۔ جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ کام نہیں ہو رہا اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہمارا

پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے وہاں پر جو بچیاں آتی ہیں گورنمنٹ ان کی رہائش کے علاوہ ان کے کھانے اور باقی جو بھی requirements ہوتی ہیں حکومت مختلف NGOs کے through بھی ان کی favour کرتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ میاں صاحب کے ساتھ مل کر visit کر لیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود و بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع شیخوپورہ: ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1199: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ کے تحت کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں دی گئی اور کن کن مدات میں خرچ کی گئی، آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، خالی اسامیاں پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں مزید ہسپتال / ڈسپنسریاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) سماجی تحفظ کی سکیم کے تحت تحفظ یافتہ کارکنان کو نقد مالی فوائد اور مفت طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ادارہ سماجی تحفظ کے زیر انتظام ضلع شیخوپورہ میں ایک دفتر سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ، ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ اور پانچ طبی مراکز قائم ہیں

جن میں ایک سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر،ایک سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر اور تین ڈسپنسریاں شامل ہیں ان کے نام وپتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال وڈسپنسری	پتاجات
1	سوشل سکیورٹی ہسپتال	مین فیصل آباد شیخوپورہ
2	سوشل سکیورٹی میڈیکل سنٹر	فیروزوٹواں
3	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	روپافل
4	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	دھنت پورہ
5	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری	کھاریاں والا
6	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر	چاندی کوٹ

(ب) ضلع شیخوپورہ میں تحفظ یافتہ کارکنان کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کی آسانی کے پیش نظر شیخوپورہ کے علاقے میں 2013۔02۔28 کو پچاس بستروں پر مشتمل ایک سوشل سکیورٹی ہسپتال قائم کیا گیا ہے لہذا مالی سال 13۔2012 میں ضلع شیخوپورہ کے تحفظ یافتہ کارکنان کو مفت طبی سہولیات وادویات مہیا کرنے کی مد میں مختص کئے جانے والے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

بجٹ و اخراجات کی تفصیل برائے سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ مارچ 2013 تا اگست 2013 (بابت چھ ماہ)

مالی سال	مختص بجٹ	اخراجات
2012-13	1,92,55,000/-	6907273/-

ضلع شیخوپورہ میں قائم طبی مراکز میں تحفظ یافتہ کارکنان کو مالی سال 12۔2011 میں پہلے شاہدرہ ڈائریکٹوریٹ کے تحت علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جا رہی تھیں۔ تاہم یہی سہولیات ضلع شیخوپورہ کے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو گزشتہ برس 6۔اکتوبر 2012 سے شیخوپورہ ڈائریکٹوریٹ کے تحت فراہم کی جارہی ہیں۔

چنانچہ شیخوپورہ ڈائریکٹوریٹ کے قیام سے پہلے سال 12۔2011 میں شاہدرہ ڈائریکٹوریٹ کے ذریعے سہولیات بہم پہنچائی جاتی تھیں جو 6۔اکتوبر 2012 سے شیخوپورہ ڈائریکٹوریٹ کے قیام کے بعد طبی امداد (A) اور نقد مالی معاوضہ جات (B) کی مدات میں بجٹ میں مختص اور خرچ ہونے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

(A)

بجٹ اور اخراجات برائے طبی امداد مالی سال12۔2011اور13۔2012

مالی سال	بجٹ برائے طبی امداد	اخراجات برائے طبی امداد
2011۔12، شاہدرہ ریجن سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ (بشمول شیخوپورہ)	89,455,000/-	86,742,145/-
2012۔13ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ(06اکتوبر2012ء سے)	11,535,000/-	6907275/-

(B)

بجٹ اور اخراجات برائے نقد مالی معاوضہ جات مالی سال12۔2011اور13۔2012

مالی سال	بجٹ برائے نقد مالی معاوضہ جات	اخراجات برائے نقد مالی معاوضہ جات
2011۔12، شاہدرہ ریجن سوشل سکیورٹی ڈائریکٹوریٹ (بشمول شیخوپورہ)	31,990,000/-	31,367,830/-
2012۔13، ڈائریکٹوریٹ شیخوپورہ (06اکتوبر2012ء سے)	10,668,000/-	9,462,434/-

(ج) ضلع شیخوپورہ میں قائم سوشل سکیورٹی ہسپتال و طبی مراکز ہیں دوران مالی سال 2013۔14 میں ڈاکٹروں کی منظور شدہ، تعینات شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

سوشل سکیورٹی ہسپتال و طبی مراکز	ڈاکٹروں کی منظور شدہ اسامیاں	ڈاکٹروں کی تعینات شدہ	ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کی تعداد
ایس ایم او (طبی مراکز)	03	02	01
میڈیکل سپیشلسٹ	01	-	01
چائلڈ سپیشلسٹ	01	-	01
آئی سپیشلسٹ	01	-	01
پتھالوجسٹ	01	-	01
ٹوٹل:	07	02	05

سوشل سکیورٹی ہسپتال شیخوپورہ کے قیام 2013۔02۔28 سے لے کر اب تک یہ اسامیاں خالی ہیں چونکہ بھرتیوں پر حکومت پنجاب نے پابندی عائد کی ہوئی ہے جیسے ہی یہ پابندی اٹھائی جائے گی خالی اسامیوں پر بھرتیوں کا عمل فوری طور پر شروع کر دیا جائے گا۔

(د) فی الحال مندرجہ بالا ہسپتال و طبی مراکز ضلع شیخوپورہ اور اس سے ملحقہ علاقوں کے تحفظ یافتہ کارکنان کی صحت و مالی سہولیات کی فراہمی کے لئے کافی ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ: میرج گرانٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*1620: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال2009تا2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع گوجرانوالہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) میرج گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے افراد کی امداد کی گئی اور کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(د) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن اتھارٹی سے documents کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) مالی سال 2009 سے 2012 میں میرج گرانٹ کی مد میں ضلع گوجرانوالہ کو پنجاب بیت المال کونسل کی جانب سے مبلغ۔/4333017 روپے موصول ہوئے۔

(ب) ضلع گوجرانوالہ کو میرج گرانٹ کے لئے 376 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) 284 مستحق افراد کی میرج گرانٹ کی درخواستوں پر امداد جاری کی گئی اور 92 درخواستیں مسترد ہوئیں۔ جن مستحق افراد کو امداد دی گئی ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چیئرمین ضلع بیت المال کمیٹی گوجرانوالہ جناب حاجی شیخ ثروت اکرام و ممبران ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی، ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر / سیکرٹری بیت المال کمیٹی، گریڈ 19

(ہ) میرج گرانٹ کی درخواستیں، درخواست دہندہ کو ذاتی طور پر جاننے والے دو معززین علاقہ سے تصدیق کروانے کے بعد دفتر ہذا میں جمع ہوتی ہیں، اس کے بعد ممبران ضلع بیت المال کمیٹی گھر گھر جا کر اپنی انکوائری رپورٹ تحریر کرتے ہیں جن میں مکمل تفصیل درج ہوتی ہے پھر ضلع کمیٹی کی میٹنگ میں پیش کی جاتی ہیں۔ ضلع کمیٹی درخواست پر امداد جاری کرنے کی منظوری دیتی ہے۔

ضلع لاہور: ورکرز کی جانب سے میرج، ڈیتھ گرانٹ، ٹیلنٹ سکالرشپ کی وصول ہونے والی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2424: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ورکرز کی طرف سے میرج، ڈیتھ گرانٹ اور ٹیلنٹ سکالرشپ کی گزشتہ سال ضلعی سکروٹنی کمیٹی کو کتنی درخواستیں وصول ہوئیں اور کتنے بچوں کو کتنی رقم کا ٹیلنٹ سکالرشپ جاری کیا گیا؟

(ب) میرج گرانٹ کی ضلع لاہور میں 2012 میں کتنی درخواستیں ورکرز کی وصول ہوئیں۔ کتنے ورکرز کو کتنی گرانٹ دی گئی؟ جن فیکٹریز کے ورکرز کو میرج گرانٹ فراہم کی گئی ان کے مالکان کے نام اور فیکٹریز کے ناموں سے بھی مطلع فرمائیں؟

(ج) ورکرز کی طرف سے ڈیتھ گرانٹ کی 2012 میں ضلع لاہور میں کتنی درخواستیں وصول ہوئیں، کتنے ورکرز کے لواحقین کو کتنی رقم بطور گرانٹ ادا کی گئی؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ضلع لاہور میں ورکرز کی طرف سے میرج گرانٹ کی 1479 درخواستیں، ڈیتھ گرانٹ کی 159 درخواستیں اور ٹیلنٹ سکالرشپ کی 1143 درخواستیں ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور کو سال 2012 میں وصول ہوئیں اور 495 ورکرز کے بچوں کو ٹیلنٹ سکالرشپ کی مد میں 14,230,098 روپے کی رقم جاری کی گئی۔ مزید یہ کہ 447 درخواستیں گرانٹ کے حصول کے لئے مروجہ شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور نے نامنظور کر دیں۔ البتہ 201 درخواستیں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے نامکمل ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کو واپس کر دی گئیں۔

(ب) سال 2012 میں میرج گرانٹ کے لئے ورکرز کی 1479 درخواستیں ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کے دفتر میں وصول ہوئیں۔ 275 درخواستیں گرانٹ کے حصول کے لئے مروجہ شرائط پوری نہ ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور نے نامنظور کر دیں۔ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور نے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کو 1204 درخواستیں برائے گرانٹ ارسال کیں۔ 68 درخواستیں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے نامکمل ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کے دفتر کو واپس کر دی گئیں۔ دورانِ سال 2012 کے شادی گرانٹ کیسز کی مد میں کوئی رقم تقسیم نہ ہوئی۔ البتہ 2012 میں شادی گرانٹ کے سابقہ 59 کیسز کی مد میں 3,730,000 روپے کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ سال 2012 کے شادی گرانٹ کے 1136 کیسز ورکرز ویلفیئر فنڈ اسلام آباد کے پاس فنڈز کے اجراء کے لئے بھیج

دیئے گئے ہیں ۔ فنڈز کی فوری فراہمی کی کوششیں جاری ہیں۔ فنڈز کی وصولی کے بعد فوراًمتعلقہ ورکرز کو ادائیگی کر دی جائے گی۔ فیکٹریز کے ناموں کی لسٹ بطور ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال2012میں مرحوم ورکرز کے لواحقین کی طرف سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کے دفتر میں ڈیتھ گرانٹ کی 159درخواستیں وصول ہوئیں۔ 37درخواستیں گرانٹ کے حصول کے لئے شرائط پر پوری نہ ہونے کی بناء پر ڈسٹرکٹ سکروٹنی کمیٹی لاہور نے نامنظور کردیں۔ ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور نے پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کو122درخواستیں برائے اجراءچیک ارسال کیں۔ البتہ 19درخواستیں ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے نامکمل ہونے کی وجہ سے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر لاہور کو واپس کر دی گئیں۔ سال 2012 کے 102ڈیتھ گرانٹ کیسز کی مد میں46,900,000روپے کی رقم ادا کی گئی ہے۔ سال2012ڈیتھ گرانٹ کے ایک کیس میں ابھی تک ورکرز ویلفیئر فنڈاسلام آباد نے فنڈز مہیا نہ کئے ہیں۔ فنڈز موصول ہونے پر متعلقہ ورکر کو فوراًادائیگی کر دی جائے گی ۔ درج بالا گرانٹس کے حوالے سے جملہ تفصیلات ٹیبل کی شکل میں بطور ضمیمہ(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: گھروں سے بھاگے لاوارث بچوں کی بازیابی کے لئے بنائے گئے اداروں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2490: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں گھروں سے بھاگے ہوئے لاوارث، گم شدہ بچوں/بچیوں کی بازیابی کے لئے کون کون سے ادارے سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ادارے کہاں کہاں واقع ہیں، حکومت کی طرف سے ان اداروں سے رابطہ اور نگرانی کا کیا اہتمام ہے، گم شدہ اور گھروں سے بھاگے ہوئے بچوں/بچیوں کو ان کے والدین تک پہنچانے کے لئے کیاانتظامات کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیایہ درست ہے کہ لاہور میں ایسے ادارے غیر سرکاری سطح پر بغیر کسی حکومتی منظوری اور نگرانی کے چل رہے ہیں۔ جہاں گھروں سے ورغلا کر لائی ہوئی نوجوان بچیوں یااپنی مرضی

سے شادی کرنے والی بچیوں کو ان کے والدین کے سپرد کرنے کی بجائے اپنے پاس رکھ کر ان کے والدین کے خلاف brain washing کی جاتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) اس وقت لاہور میں گھروں سے بھاگے ہوئے لاوارث گمشدہ بچوں / بچیوں کی بازیابی کے لئے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ سرکاری نگہبان سنٹر لاہور

2۔ غیر سرکاری: ادارہ خدمت انسانیت

3۔ Child Help Council

(ب) 1۔ سرکاری نگہبان سنٹر لاہور: چوہدری کالونی سمن آباد، لاہور

2۔ غیر سرکاری (ادارہ خدمت انسانیت): لیاقت چوک سبزہ زار، لاہور

3۔ چائلڈ ہیلپ کونسل (Child Help Council) آٹو مارکیٹ بادامی باغ، لاہور

سرکاری اداروں کی رابطہ اور نگرانی کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر، لاہور کی ہے جبکہ غیر سرکاری اداروں کی رابطہ اور نگرانی کی ذمہ داری ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر کی ہے۔ سرکاری ادارے کے پاس اپنی گاڑی موجود ہے جس میں لاہور شہر کے گمشدہ بچوں کو ان کے گھروں کے پتوں کو تلاش کرنے کے بعد ان گھروں / والدین تک پہنچایا جاتا ہے جبکہ دوسرے شہروں کے بچوں کو ان کے متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر و بیت المال پنجاب کی وساطت سے تلاش کرنے کے بعد ان کے والدین کے حوالہ کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ادارے: یہ ادارے اپنے ذریعے سے والدین کو تلاش کرنے کے بعد مکمل چھان بین اور تسلی کے بعد بچے کو والدین کے حوالے کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے بچے جن کا کوئی پتا معلوم نہیں ہوتا ان کو سرکاری ادارہ نگہبان سنٹر، لاہور کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود پنجاب کے تحت قائم ادارہ نگہبان سنٹر، لاہور اور دسری رجسٹرڈ ویلفیئر سوسائٹی میں صرف اور صرف بچوں کی بازیابی کے لئے خدمات سرانجام دی جاتی ہیں۔ نوجوان بچیوں کو ان اداروں میں نہیں رکھا جاتا۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*3718: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں 2010 سے آج تک چائلڈ لیبر کے کتنے کیس سامنے آئے اور ان پر قانون کے مطابق کیا کارروائی کی گئی؟

(ب) کیا حکومت کی طرف سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اگر نہیں تو حکومت چائلڈ لیبر کے تدارک کے لئے کوئی جامع پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) صوبہ پنجاب میں 2010 سے لے کر دسمبر 2013 تک چائلڈ لیبر کے حوالے سے محکمہ محنت نے 491610 معائنہ جات کئے ہیں جن کے نتیجے میں قوانین بابت چائلڈ لیبر کی مختلف دفعات کے تحت 6036 خلاف ورزیاں متعلقہ فیلڈ افسران نے رپورٹ کیں اور انجام کار درج بالا قانون کی خلاف ورزی پر آجران کے خلاف 6036 چالان درج کروائے گئے۔ مجاز عدالتوں نے تادم تحریر۔/10,98,736 روپے جرمانہ عائد کیا ہے اور یہ ایک لگاتار عمل ہے جو کہ ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔

(ب) محکمہ محنت کے فیلڈ افسران متعلقہ چائلڈ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور خلاف ورزی کی صوت میں مجاز عدالتوں میں آجران کے خلاف چالان پیش کرتے ہیں۔ بعد ازاں محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں آجران کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبر 182 برائے Worst Forms of Child Labour کو ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل عزم اور کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں مثلاً Factories Act, 1934 کے سیکشن 50 اور Shops & Establishment Ordinance,1969 کے سیکشن 20 کے تحت بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ تاہم خصوصی قانون یعنی Employment of Children Act,1991 کے تحت بعض خطرناک شعبوں میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ممنوعہ خطرناک شعبہ جات کی لسٹ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موجودہ قانون Employment of Children Act,1991 کو مزید مؤثر اور ILO

کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لئے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2013 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ان قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے ضمن میں درج ذیل سالانہ ترقیاتی سکیموں کا اجراء بھی کیا ہے جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

Sr. No	Title of Scheme	Approved cost	Targets	Achievements
1	Elimination of Bonded Labour in Brick Kilns in Lahore & Kasur (2008-14)	Rs. 123.367 Million	Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns for 7000 children. 2. Distribution of Rs. 40 M as interest free loans to 4500 workers. 3. Registration of 13000 workers with NADRA	1. Establishment of 200 non-formal schools at brick kilns in which 9275 learners enrolled out of which approximately 938 learners maintained in to formal education centers in Lahore & Kaiser. 2. 6601brick kilns workers were helped to get CNIC from NADRA in both districts. 3. 1250 workers were provided with advice, medicines and hygiene kit in the health and hygiene camps organized in collaboration with BHUs. 4. Rs.148 million micro credits (interest free) disbursed among 7128 workers. 5. 952 animals were provided veterinary treatment at 160 brick kilns. 6. This project has been appreciated by State Department of USA in its annual report of Human Trafficking
2	Combating Worst Forms of Child Labour in Jhang, Layyah, Chakwal & Jhelum (2011-16)	Rs. 180.832 Million	Establishment of 120 non-formal schools for 4200 children engaged in worst forms of child Labour. 2. Establishment of 160 Adult Literacy cum Skills Training Centres for 4000 children. 3. Provision of micro credit to the families of children enrolled in NFE Centres. 4. Establishment of 50 model work places for healthy youth employment	A Project management unit to combat Worst Forms of Child Labour (PMU-WFCL) located at Directorate General Labour Welfare, Punjab has been established. 2. Rapid assessment surveys have been carried out in all 4 Districts. 3. 171 locations have been identified for the establishment of non formal education centres . 4. 196 locations have been identified for establishment of Adult Literacy Cum Skills Training Centers. 5. The Tool for Survey of "Situation Analysis" has also been developed through 51 surveys. 6. 200 Child Labourer Groups and 34 mother groups formed. 7. 113 focus groups discussions have been conducted with child labourers whereas 34 focus

				groups discussions have been conducted with mother groups . 8. 80 proposed locations have been identified for establishment of model work places
3	Extension of Elimination of Bonded Labour in 4 districts of Punjab including Gujarat, Faisalabad, Sargodha & Bahawalpur (2012-18)	Rs. 196.987 Million	Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children. 2. Facilitation to get CNICs for 7000 workers. 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers	DCC committee's notifications issued by 4 districts Sargodha, Gujarat, Bahawalpur & Faisalabad. 2. Chief Minister approved the summary for recruitment of staff and the recruitment process is in progress. 3. Lists have been prepared for the brick kilns; locations for establishment of NFE's and ACL's are being finalized. 4. Mapping and Establishment of 200 NFE Centres at brick kilns for 6000 children 2 Facilitation to get CNICs for 7000 workers . 3. Interest free micro credit. 4. Health and hygiene Camps for brick kiln workers finalization of centres locations are being finalized. 5. Project launching ceremonies are in process

حکومت پنجاب چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے ایک جامع پراجیکٹ کی تیاری پر بھی کام کر رہی ہے جو کہ پورے صوبے میں متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے شروع کیا جائے گا۔

ضلع لاہور: محکمہ سوشل ویلفیئر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3265: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور محکمہ سوشل ویلفیئر میں کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کے نام، گریڈ اور مدت ملازمت سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ محکمہ میں اس وقت ملازمین کی کتنی اسامیاں کون کون سے گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں کتنی NGOs محکمہ کے پاس رجسٹرڈ ہیں اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں نیز ان کے نام اور ان کے چیئرپرسن کے نام سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) 2012-13 کے دوران ان مذکورہ بالا NGOs کی کارکردگی کیا رہی آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) اس محکمہ کے ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) خالی اسامیوں کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے پاس رجسٹرڈ NGO,s کی تعداد 1213 ہے ان کی فہرست (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ غیر رجسٹرڈ NGO,s کی تعداد کے بارے میں محکمہ کو علم نہ ہے۔

(د) 13-2012 کے دوران NGO,s کی کارکردگی تسلی بخش رہی اور غیر تسلی بخش کارکردگی پیش کرنے والے رفاہی ادارہ جات کے خلاف آئین اور قانون کے مطابق کارروائی زیر عمل ہے۔

ضلع اوکاڑہ: خواتین کی فلاح و بہبود کے ادارے و دیگر تفصیلات

*3349: محترمہ ثمینہ نور: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ میں کتنے ادارے خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ب) نیز ان میں کون کون سے کورسز کروائے جاتے ہیں، ان کی کیا فیس مقرر کی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پی پی۔185 میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کوئی ادارہ کام نہ کر رہا ہے تاہم محکمہ سے رجسٹرڈ درج ذیل دو NGO,s خواتین کے لئے دستکاری سکول چلا رہی ہیں۔

1۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، چک نمبر GD/14، اوکاڑہ

2۔ عائشہ کمیونٹی آرگنائزیشن

(ب) NGO,s کے زیر انتظام دستکاری سکولز میں سلائی کڑھائی کی تربیت دی جاتی ہے اور ان کورسز کے لئے صرف پچاس روپیہ فیس چارج کی جاتی ہے۔

گداگری کے خاتمے کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3397: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے دور حکومت میں adult beggar پر ایک ٹاسک فورس بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹاسک فورس کے ذریعے beggary کی curse کو ختم کرنے کے لئے پلان برائے implementation دیا تھا اگر ہاں تو مذکورہ پلان کو اب تک implement نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بیگرز ہوم بنانے کے حوالے سے کوئی سکیم شامل کی تھی، موجودہ صورتحال سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی نہیں۔ پچھلے دور حکومت میں beggars کے لئے کوئی ٹاسک فورس نہیں بنائی گئیں۔ تاہم 2001 میں ایک ٹاسک فورس بنائی گئی تھی۔

(ب) سال 2001 میں قائم کی گئی ٹاسک فورس نے ایک implementation پلان بنایا تھا تاہم اس کی حتمی منظوری نہ ہو سکی تھی۔

(ج) جی، ہاں! سالانہ ترقیاتی پروگرامز سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 میں beggar home بنانے کے لئے فنڈز مختص کئے گئے تھے جس پر کام جاری ہے۔ اس منصوبے کی کل مالیت 62.415 ملین ہے اور امید ہے کہ جون 2014 میں بلڈنگ مکمل ہو جائے گی جس سے بھکاریوں کی بحالی کے سلسلہ کا باقاعدہ کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: خواتین کی ترقی کے لئے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*3614: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں اس وقت خواتین کی ترقی اور خوشحالی کے کون کون سے منصوبے اور ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں خواتین کو کوئی ہنر / ٹیکنیکل تعلیم دی جا رہی ہے تو مستفید خواتین کی سالانہ تعداد بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت لاہور میں مزید ایسے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) اس وقت لاہور میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ کاشانہ (نزد مرحبا شادی ہال کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور)
2۔ دارالفلاح: (سوشل ویلفیئر کمپلیکس، سیکٹر D-1 نزد عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور)
3۔ قصر بہبود: M-12 ماڈل ٹاؤن نزد انٹرنیشنل بیکری، لاہور
4۔ صنعت زار: 22 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
5۔ دارالامان: نزد تھانہ نواں کوٹ چوک یتیم خانہ لاہور

(ب) خواتین کو دو اداروں صنعت زار اور قصر بہبود میں مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں۔ ان اداروں سے سال 2013 میں مستفید ہونے والی خواتین کی تعداد 8376 ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر لاہور میں ٹاؤن کی سطح پر ایسے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ میاں صاحب کے ساتھ پروگرام بنا کر وہاں visit کریں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: اج ایہناں نوں وی نہ بولن دیو کیونکہ تسانوں اپوزیشن اچھی نہیں لگدی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم نے ہمیشہ ان کو بولنے کا موقع دیا ہے۔ جی، میاں صاحب!

انڈیا میں وزیر اعظم پاکستان کی بھارتی وزیر اعظم سے ملاقات میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بجائے core issues اٹھانے اور معزز ممبران حزب اختلاف کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز میں شامل کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ایک تو میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ آج وزیر اعظم نواز شریف بھارتی وزیر اعظم کی oath ceremony میں حصہ لینے کے لئے وہاں گئے ہیں۔ اس موقع پر یہ بات بھی ضروری ہے کہ آج بعض اخبارات میں ایک خبر چھپی ہے کہ 700۔ ارب روپے سے راوی ریور فرنٹ پراجیکٹ بن رہا ہے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارتی شہر احمد آباد میں بننے والے بھارمتی پراجیکٹ کے سلسلے میں بھارت سے مدد لیں گے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں ہمیں ان کی طرف دھیان نہیں دینا چاہئے بلکہ پاکستان کے جو core issues ہیں جن میں کشمیر کا مسئلہ ہے، پانی کا مسئلہ ہے اس کے علاوہ بلوچستان کے اندر جو دراندازی ہے، بھارت کی ایجنسیوں نے جس طرح افغانستان کے اندر اپنے بیسیوں دفاتر کھولے ہوئے ہیں اور پاکستان کے اندر بھارتی مداخلت کے بڑے واضح ثبوت موجود ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم ایک

چھوٹے سے River project کے بارے میں بات کریں بلکہ جو اصل مسائل ہیں انہیں وزیر اعظم کو مد نظر رکھنا چاہئے اور مسلمانوں کے صحیح احساسات وجذبات کی ترجمانی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسرا یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم پچھلے تین چار دن سے بار بار آپ کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کروا رہے ہیں لیکن آپ نے سنجیدگی سے ہمارے اس مسئلے کو لیا اور نہ ہی لاء منسٹر اس پر سنجیدگی سے ہمیں کسی بات کا جواب دیتے ہیں۔ ہم نے کہا ہے کہ یہ مالی سال مکمل ہو گیا اور ہمیں منتخب ہوئے ایک سال ہو گیا لیکن اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے یہ جو سارے ممبران ہیں ان کے ساتھ حکومت جس طرح کا سلوک کر رہی ہے جمہوریت کے اندر اس طرح کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن علاقوں سے یہ لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو ignore کیا جا رہا ہے ان کے mandate کی توہین کی جا رہی ہے۔ انہیں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز کے اندر شامل نہیں کیا گیا، ان کے علاقے ادھڑے ہوئے ہیں لیکن ان پر حکومت کی توجہ نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمہوریت، ڈیموکریسی اور جمہوریت کے اندر سب کو ساتھ لے کر چلنے کا زبانی راگ الاپنا، یہ جو ایک برس گزرا ہے اس میں وزیر اعلیٰ صاحب شہنشاہوں کی طرح جیسے چاہیں پیسے لگا رہے ہیں 100۔ارب روپیہ ادھر لگا دیا، 50۔ارب روپیہ ادھر لگا دیا لیکن جو یہ لوگ منتخب ہو کر آئے ہیں انہیں بھی لوگوں نے ہی mandate دیا ہے، یہ ان کے mandate کی توہین نہ کریں۔ ہم نے تین دن تک یہاں پر یہ احساس دلانے کی کوشش کی اور اب پھر یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ہماری اس بات پر دھیان نہیں دیں گے تو آگے بجٹ سیشن بھی مشکل ہو گا اور جو آئندہ تین دن سیشن ہے وہ بھی چلانا مشکل ہو گا۔ حکومت کو یہ روّیہ ترک کر کے جو صحیح جمہوری روّیہ ہے اسے adopt کرنا چاہئے اور یہ ہمارے ممبران کا استحقاق ہے۔ یہاں پر ایوان نے ایک تحریک استحقاق پاس کی اور وہ استحقاق کمیٹی کے سپرد ہو گئی آج تین ماہ ہو گئے ہیں لیکن کچھ پتا نہیں کہ اس تحریک کا کیا بنا ہے یہ ہمارے breech of privilege کے متعلق تھی۔ ہم منتخب لوگ ہیں چیف سیکرٹری کا نوٹیفکیشن ہے کہ پنجاب کے اندر جو تمام منتخب لوگ ہیں وہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز کے ممبر ہوں گے لیکن ان افراد کو وہاں DCC میں نہیں بلایا جاتا بلکہ جو شکست خوردہ عناصر ہیں ان کو ان کمیٹیوں کے اندر دعوت دی جاتی ہے۔ اپوزیشن یہ کسی صورت بھی برداشت نہیں کرے گی، ہم نے تمام دوستوں کی مشاورت سے تین دن یہاں پر احتجاج کیا اور کل سے پھر بھرپور احتجاج کریں گے لیکن حکومت کی طرف سے اس سرد مہری کی وجہ سے ہم آج کے اجلاس کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں گے اور آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اجلاس کا بائیکاٹ
کرکے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب احمد خان بھچر صاحب اور ڈاکٹر مراد راس صاحب کے Call Attention Notices ہیں۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں بھی کورم کی نشاندہی کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم point out کیا گیا ہے۔ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

(---جاری)

میاں طاہر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

انڈیا میں وزیر اعظم پاکستان کی بھارتی وزیر اعظم سے ملاقات میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بجائے core issues اٹھانے اور معزز ممبران حزب اختلاف کو ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز میں شامل کرنے کا مطالبہ

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پی ٹی آئی منفی سیاست اور ملک کو سیاسی طور پر عدم استحکام کرنے کے لئے جس ملک دشمن ایجنڈے پر عمل پیرا ہے۔ باہر اس کی سیاست میں تو مثالیں مل رہی تھیں لیکن آج ان کا جو پنجاب اسمبلی میں روّیہ ہے، یہ جو ہمیں جمہوریت کا سبق دیتے ہیں انہیں یہ معلوم نہیں کہ جمہوری روایات کے مطابق جب آپ on

the floor of the House ایک بات کریں تو پھر اس کا جواب بھی لیا جاتا ہے اسے respond کرنے دیں۔ آج انہوں نے بات کی اور بات کرنے کے بعد واک آؤٹ announce کیا اور واک آؤٹ کرتے کرتے کورم point out کر دیا۔ یہ کہاں کا مثبت روّیہ ہے اور یہ کہاں کا جمہوری روّیہ ہے؟ ایک طرف تو آپ کا یہ روّیہ ہے اور دوسری طرف آپ جمہوری روّیوں کی بات کرتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے میں نے ان کے کہنے پر اس دن وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں پر موجود تھے۔ ان کی میں نے meeting arrange کروائی جس میں انہوں نے اپنے حلقوں سے متعلق بات کرنی تھی اور جب میٹنگ کا اہتمام ہو گیا، وقت طے ہو گیا تو عین وقت پر پی ٹی آئی کے ممبران نے کہا کہ ہم میٹنگ نہیں کریں گے۔ دوسری جماعتوں کے معزز ممبران جن میں جماعت اسلامی، پاکستان مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ شامل تھے انہوں نے میری موجودگی میں وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی، اپنے حلقوں سے متعلق متعدد باتیں کیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے ترقیاتی فنڈز کے حوالے سے بھی بات کی۔ اُن سے کہا گیا کہ ترقیاتی فنڈز کسی بھی ممبر کا استحقاق نہیں ہے۔ معزز ممبران Privileges Act کو پڑھ لیں اس میں کسی بھی ممبر کا یہ استحقاق نہیں ہے البتہ کوئی بھی معزز ممبر اپنے حلقے یا شہر میں کسی بھی ترقیاتی سکیم کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ پی ٹی آئی کے معزز ممبران یہ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقوں میں ترقیاتی کام نہیں کرائے جا رہے۔ ان کے حلقوں میں ترقیاتی کام تو کرائے جا رہے ہیں لیکن ان کو اعتراض یہ ہے کہ ان ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی ان کے کہنے پر نہیں ہو رہی۔ انہوں نے اس دن باقاعدہ بات کی تھی کہ مسلم لیگ (ن) کے عہدیداروں سے ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی کروائی جا رہی ہے۔ ان کا یہ مطالبہ تھا کہ ترقیاتی سکیموں کی نشاندہی ہمارے منتخب نمائندوں سے کرائی جائے۔ اس بنیاد کے اُوپر ان کی ترقیاتی سکیمیں لی گئیں اور ان کے اُوپر کام ہو رہا ہے۔ اُس وقت طے یہ ہوا تھا کہ جب سکیمیں identify ہوں گی اور tendering process شروع ہو گا تو کسی جگہ پر اگر آپ کو کوئی رکاوٹ محسوس ہو تو میرے ساتھ بات کریں گے تاکہ اس رکاوٹ کو دُور کیا جا سکے۔ اب انہوں نے جس دن احتجاج شروع کیا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے پہلے ان کے کسی ممبر نے میرے ساتھ بات تک نہیں کی کہ ہمیں کوئی رکاوٹ پیش آ رہی ہے، ہمارے ٹینڈر نہیں ہوئے یا process slow ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پچھلے دنوں سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ آیا جس میں باقاعدہ طور پر categorically اس کو بھی عارضی طور پر روک دیا گیا ہے۔ اس کی اگلی date of hearing 2۔ جون ہے اور اس دن معلوم ہو گا کہ اس پر آگے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس فیصلے میں یہ کہا گیا

ہے کہ حکومت صرف ان سکیموں کے اُوپر رقم خرچ کر سکتی ہے جو کہ اے ڈی پی میں reflect ہوں اور یہ ایوان بجٹ اجلاس کے موقع پر اے ڈی پی کی منظوری دے تو اس صورتحال میں انہوں نے خود سے ہی احتجاج شروع کر دیا، خود سے ہی ختم کیا اور آج ایک نئی وارننگ دے کر بائیکاٹ کر کے چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے یہ بات کی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان انڈیا جائیں تو فلاں فلاں issue پر بھی بات کریں۔ میں ان سے کہوں گا کہ آپ نے جو منفی سیاست شروع کی ہوئی ہے آپ اسی پر ہی بات کرتے رہیں۔ وزیر اعظم پاکستان کو ایک وسیع تجربہ ہے کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے بھی دو مرتبہ بطور وزیر اعظم ملک کی خدمت کی ہے۔ انہیں اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ہمسایہ ملکوں اور انڈیا کے ساتھ کن کن امور کے اُوپر بات کرنی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان کی صحیح معنوں میں نمائندگی کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 2 پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

ایس ایچ او تھانہ غلہ منڈی ساہیوال کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے اور ملاقات سے انکار

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق یہ معاملہ resolve ہو چکا ہے۔اگر پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب تشریف فرما ہیں تو ان سے پوچھ لیں ورنہ اس کو dispose of کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:کیا پیر خضر حیات کھگہ صاحب تشریف رکھتے ہیں؟۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! اگر پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب نہیں ہیں تو پھر اس تحریک استحقاق کو dispose of کر دیں کیونکہ اس جواب میں باقاعدہ طور پر محترم وزیر جیل خانہ جات کا حوالہ بھی درج ہے کہ انہوں نے بیٹھ کر اس معاملے کو resolve کرا دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:چلیں،ٹھیک ہے اس تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب اگلی تحریک استحقاق شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔وزیر قانون صاحب اس پر جواب دے چکے ہیں لیکن یہ pending ہوئی تھی۔

کالم نویس ڈاکٹر صفدر محمود کے معزز ممبران اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز اور بے بنیاد الزامات

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! میں اس بارے میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک کا جواب یہ ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والے آرٹیکل اور مضامین کالم نگار کی ذاتی رائے پر مبنی ہوتے ہیں۔اخبارات کسی بھی شخص کی رائے کو شائع کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہیں لہذا کسی بھی سرکاری ادارے کا آزاد میڈیا کے اُوپر اس قسم کی قدغن لگانا مناسب نہیں ہے کہ ہم ان سے یہ کہیں کہ آپ کسی کالم نویس کا کالم شائع نہ کریں۔اخبار میں باقاعدہ طور پر یہ on record ہوتا ہے کہ اس کالم نویس کی رائے سے ادارہ متفق نہیں

اور اگر کسی بھی کالم پر آپ کو اعتراض ہے یا اس کا جواب دینا چاہتے ہیں تو لکھ کر بھیج دیں اس کو ادارہ چھاپ دے گا۔اس بات کا اخبار پابند تو نہیں لیکن روایتی طور پر وہ چھاپ دیتا ہے۔ میں شیخ علاؤالدین صاحب کے concern کو پوری طرح سے endorse کرتا ہوں کہ اس کالم میں جو کچھ لکھا گیا وہ بالکل غلط تھا۔اس معزز ایوان میں بیٹھے عوام کے نمائندوں سے متعلق انہوں نے جس رائے کا اظہار کیا وہ بالکل گمراہ کن، غلط اور بے بنیاد تھی۔اس کا حل میں نے اُس دن بھی شیخ صاحب سے عرض کیا تھا، مناسب یہی ہے کہ آپ بھی اسی صورت میں اپنی بہتر اور سلجھی ہوئی رائے سے اس کا جواب دیں۔ بجائے اس کے کہ ہم اس چکر میں پڑ جائیں کہ ان کو یہاں طلب کریں اور اس کے بعد پھر ایک نیا تنازع شروع ہو جائے اس لئے میں نے اس دن بھی شیخ صاحب سے یہی گزارش کی تھی۔اس ادارے سے بھی بات ہوئی ہے اور وہ ادارہ آج بھی اس بات پر تیار ہے کہ اگر شیخ صاحب، کوئی بھی معزز ممبر یا کوئی اور کالم نویس اس کالم میں بیان کی گئی رائے سے اتفاق نہیں کرتا اور اس پر اپنی رائے دینا چاہتا ہے تو وہ اسے شائع کرنے کو تیار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!اب تو اس کا بڑا مفصل جواب آگیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!آپ نے خود مجھ سے اتفاق کیا تھا کہ جو کچھ لکھا گیا ہے یہ واقعی اس ایوان کے لئے انتہائی تکلیف دہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون صاحب بھی یہی بات کہہ رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!اگر اس ایوان کا آپ یا وزیر قانون نے خیال نہیں رکھنا تو پھر کس نے رکھنا ہے؟ ڈاکٹر صفدر محمود نے جو کچھ لکھا ہے اس کو دوبارہ پڑھ لیا جائے اور پھر ایوان کی sense لے لی جائے۔یہ روّیہ اختیار نہ کیا جائے کہ پچھلے چوک میں والد صاحب کو مار پڑ رہی تھی لیکن ہم تو اپنی عزت بچا کر آ گئے۔ ہمارا رویہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔اس ایوان کے ہر ممبر کی عزت ہم سب پر فرض اور لازم ہے چاہے وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب!آپ بھی اس کے جواب میں ایک اچھا سا کالم لکھ کر بھجوائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے ضرورت نہیں ہے۔آپ ایوان کی sense لیں اگر ایوان کو اپنی عزت کا پاس نہیں، اگر ایوان کو اپنا تقدس عزیز نہیں تو ایوان اس کو disallow کر دے۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ جس کالم کا یہ حوالہ دے رہے ہیں پہلے اسے صرف شیخ صاحب نے ہی پڑھا تھا لیکن شیخ صاحب نے اس کالم پر اتنی زیادہ گفتگو فرمائی ہے کہ اب اسے کوئی پچاس ساٹھ لوگ پڑھ چکے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ پورا پنجاب اس کالم کو پڑھے اور پھر یہ اس تحریک کا فیصلہ کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بہت بات ہو چکی ہے۔ اب میں اس تحریک استحقاق کو dispose of کرتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ Custodian of the House ہیں اور آپ کو اس کے تقدس کا احساس ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! مجھے بالکل احساس ہے۔ میں اس تحریک استحقاق کو dispose of کرتا ہوں۔ شیخ صاحب! پچھلی دفعہ بھی لاء منسٹر صاحب نے یہ تحریک پڑھی تھی اُس کے باوجود بھی میں نے اس تحریک استحقاق کو pending کر دیا تھا۔ (قطع کلامیاں)

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اب اس پر بہت بات ہو چکی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ایوان کی عزت کا نہیں، شیخ صاحب کی عزت کا معاملہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک استحقاق ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔

یونیورسٹی آف سرگودھا کی سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں پرو وائس چانسلر کا معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 195/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جزوی جواب ملا ہے جس سے میں مطمئن نہیں ہوں تو اس تحریک کا مفصل جواب آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں اس تحریک التوائے کار کو بدھ تک کے لئے pending کرتا ہوں۔ اس تحریک التوائے کار کا detailed جواب منگوا کر اس ایوان میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اگلی تحریک التوائے کار 211/14۔ شیخ علاؤالدین صاحب، محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری تحاریک التوائے کار کا جواب نہیں آتا۔ ان سے پہلے سندھو صاحب بھی تو تحاریک التوائے کار کے جوابات دے رہے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو بھی میں بدھ تک pending کرتا ہوں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار 253/14 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

فائر بریگیڈ سٹیشن جدید آلات سے محروم اور ملازمین معاشی بحران کا شکار

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ درست ہے کہ فائر بریگیڈ میں شامل پرانی گاڑیاں جو کہ ماڈل 1990 سے پہلے کی ہیں۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے 13 فائر سٹیشن ہیں اور فائر بریگیڈ کی 15 عدد فائر وہیکلز ہیں جن میں سے 13 عدد وہیکلز ٹھیک حالت میں ہیں اور آگ بجھانے کے آپریشن میں حصہ لیتی ہیں۔ لاہور فائر بریگیڈ،

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ٹوٹل 270 ملازمین کا عملہ موجود ہے جن میں 45 اہلکار ورک چارج کے طور پر کام کر رہے ہیں جبکہ بقایا regular ہیں اور تمام عملہ کو بروقت تنخواہ ادا کی جاتی ہے اور حسب ضابطہ ترقی بھی دی جاتی ہے۔21 عدد ورک چارج ملازمین کو regular کر دیا گیا ہے جبکہ بقایا ورک چارج ملازمین کا کیس ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فائر مین بنیادی سکیل نمبر 5 میں کام کرتے ہیں اور مطلوبہ تعلیمی معیار اور کورسز کو مدنظر رکھتے ہوئے اُن کو اگلے گریڈ میں ترقی دی جاتی ہے اور بہتر کارکردگی پر تعریفی اسناد بھی دی جاتی ہیں۔ کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے عملہ کو فائر مین کورس، لیڈنگ فائر مین کورس ٹریننگ سکول لاہور اور نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فائر ٹیکنالوجی اسلام آباد سے کروائے جاتے ہیں۔Risk Allowance اور دیگر مراعات کی تجویز زیر غور ہے جو نہی پایۂ تکمیل کو پہنچے گی اس پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ جب سے 1122 سروس شروع ہوئی ہے جو کہ جدید آلات سے لیس ہے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا فائر بریگیڈ 1122 کے ہمراہ آگ بُجھانے کی کارروائی میں حصہ لیتا ہے اور ان کے آلات و تجربہ سے آگ پر قابو پاتا ہے اور یہ ایک مشترکہ آپریشن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو تجاویز دی گئی ہیں اُن پر بھی محکمہ غور کرے گا اور ان تجاویز سے استفادہ کرتے ہوئے بہتری عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان بل 2014 ہے۔

مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mr Muhammad Siddique Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez and others.

Since no body is present, the same is disposed of.

Now, the motion moved and the question is:

> "That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 40

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 41

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 42

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 43

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 44

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے ایجنڈا کا اگلا آئٹم صحت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے عوام وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے تہہ دل سے مشکور ہیں کہ جو نعرہ جنوبی پنجاب کی محرومیوں کا لگایا جاتا تھا تو وزیراعلیٰ پنجاب نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم جنوبی پنجاب سے کس طرح محبت رکھتے ہیں، ان کے مسائل کا حل کس طرح نکالتے ہیں۔ خواجہ فرید یونیورسٹی کا قیام اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آج جنوبی پنجاب کے ضلع رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا قیام عمل پذیر ہوا ہے۔ میں آج اپنے تمام ساتھی ممبران اور وزیراعلیٰ پنجاب کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور اپنے رحیم یار خان کے عوام کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج خواجہ فرید یونیورسٹی کا جو بل پاس ہوا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی تعلیم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ جنوبی پنجاب کی محرومیوں، جہالت اور بے روزگاری کے خاتمے کے لئے بہت بڑا اور احسن اقدام ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس یونیورسٹی سے نہ صرف جنوبی پنجاب کے طالب علم بلکہ صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان کے وہ طالب علم جو اپنے علم کی پیاس بجھانا چاہتے ہیں وہ بھی مستفید ہوں گے۔ میں اپنی طرف سے، پورے جنوبی پنجاب کی طرف سے اور خاص طور پر ممبران اسمبلی کی طرف سے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس یونیورسٹی کا انعقاد پنجاب کے آخری ضلع میں کیا جس سے وہاں کے جہالت کے اندھیروں کا خاتمہ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمود الحسن صاحب!

چودھری محمود الحسن چیمہ: جناب سپیکر! آج رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بل پاس ہوا ہے۔ میں اس پر تمام ممبران اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی موجودگی میں یہ بل پاس ہوا ہے۔ یہ یونیورسٹی رحیم یار خان میں ہونے کے ساتھ ساتھ میرے حلقہ انتخاب میں بھی ہے۔ اس یونیورسٹی کی وجہ سے ہمارے خطہ کے لوگوں کو پڑھائی

کے لئے لاہور یا کراچی نہیں جانا پڑے گا اور جنوبی پنجاب میں جو محرومی کا ایک احساس تھا وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ فیصلہ کر کے اس علاقہ کو بہت بڑا تحفہ دیا ہے۔ ہمارا ضلع بلوچستان اور سندھ کے سنگم پر واقعہ ہے۔ اس یونیورسٹی میں دوسرے صوبوں کے بچوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے گا۔ میں اس ایوان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس بل کو پاس کیا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کی منظوری دی۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کس طرح سے اپوزیشن اور لیڈر آف اپوزیشن نے یہ کہا تھا کہ آپ ہیلتھ پر عام بحث کے لئے دن رکھیں۔ ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں، ہمارے پاس تجاویز بھی ہیں۔ انہوں نے آج کے دن کے لئے ہیلتھ پر عام بحث کے لئے وقت تو مقرر کرا لیا تھا لیکن شاید ان کی تیاری نہیں یا ان کے پاس دوسرے لفظوں میں کہنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ ان کا ایجنڈا صرف اور صرف agitation اور منفی ہے۔ ان کے پاس کوئی مثبت تجویز ہے اور نہ عمل ہے۔ میں تو اس معزز ایوان سے بھی اور آپ سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ میں discussion کے لئے motion تو move کر دیتا ہوں لیکن قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن کو بار بار یہاں پکارا جائے تاکہ وہ آئیں اور آکر اس discussion کا آغاز کریں۔ اگر وہ نہ کر سکیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس discussion کو اس وقت تک adjourn کیا جائے جب تک وہ آکر اس پر بات نہ کریں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر انہوں نے خود اس بات کو طے کرایا تھا اور اب حالت یہ ہے کہ وہ آج پہلے ہی بائیکاٹ کر کے دوڑ گئے ہیں۔

Mr. Speaker! I move for general discussion on Health.

جناب قائم مقام سپیکر: میں قائد حزب اختلاف سے گزارش کرتا ہوں کہ آج ان کے کہنے پر ہی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا، میں اس میٹنگ میں موجود تھا اور ان کے کہنے پر ہی آج بحث رکھی گئی تھی۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور اپنی مثبت تجاویز اس ایوان میں آکر پیش کریں۔ میں میاں محمود الرشید صاحب، قائد حزب اختلاف سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہ میری آواز سن رہے ہیں تو ایوان میں تشریف لے آئیں۔ میری بقیہ اپوزیشن کے معزز ممبران سے بھی گزارش ہے کہ وہ آئیں اور اپنی مثبت تجاویز دیں۔ کیا وہ یہاں سے کہیں چلے تو نہیں گئے؟

معزز ممبران: باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اگر باہر موجود ہیں تو ایوان میں تشریف لے آئیں۔

معزز ممبران: وہ نہیں آئیں گے، وہ جا چکے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! موجود ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ وہ موجود ہیں۔ میری بارہا ان سے گزارش ہے کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔ وہ نہیں آ رہے تو اس discussion کو pending کر دیتے ہیں کیونکہ انہی کے پاس تجاویز تھیں لہذا آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز منگل مورخہ 27۔ مئی 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔